COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

7

اے حمید کی عینک والا جن

اور قبر کا عذاب

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

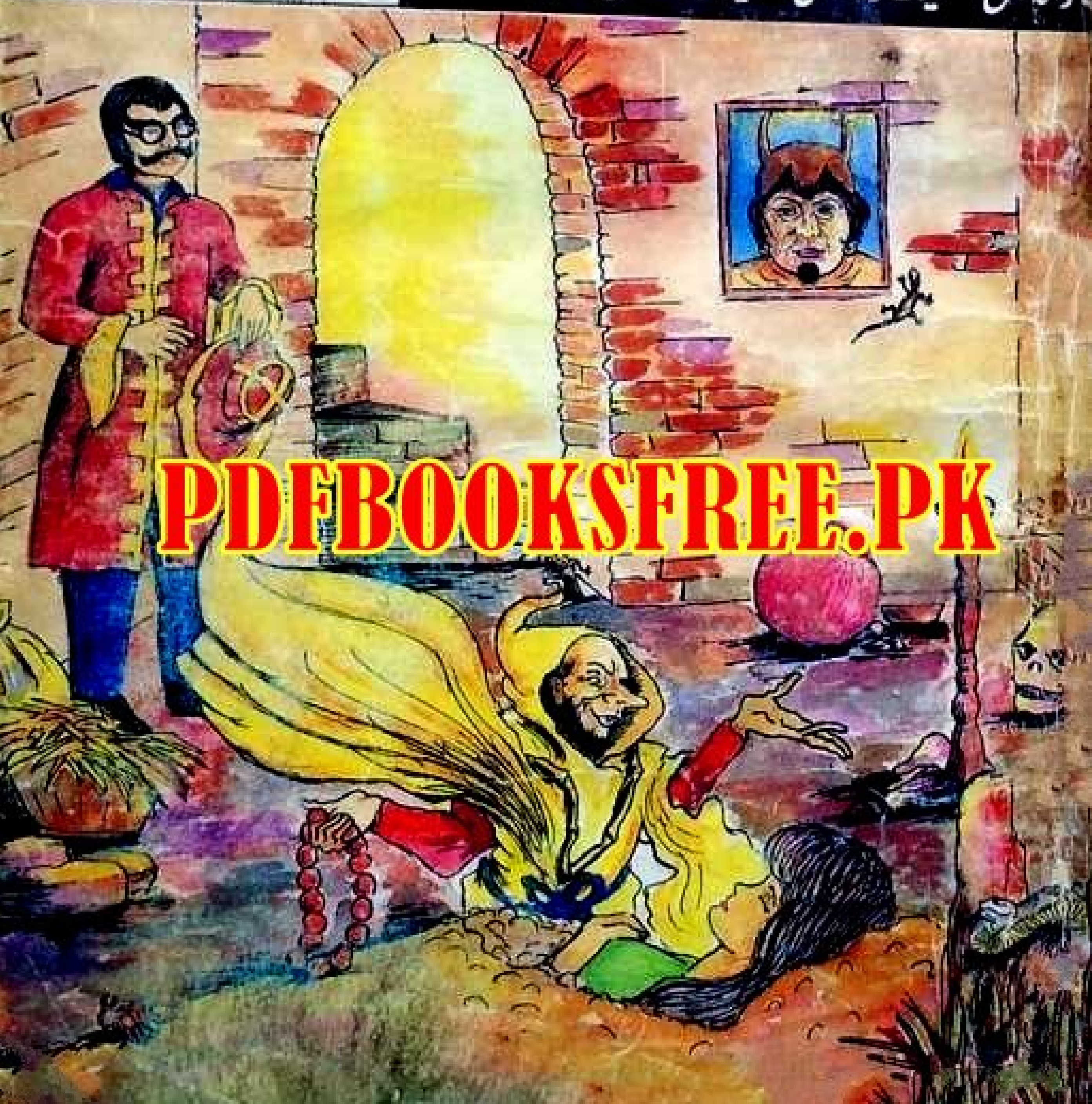

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کے عینک والا جن 7

نسطور اور قبر کا عذاب

اے حمید

732

ترتیب پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہتمام اشاعت

منصور احمد بٹ

طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز

پرنٹر : عظیم علیم پرنٹرز' لاہور

سرورق : عظمیٰ

کمپوزنگ : عقیل' عامر

قیمت : =/15 روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

اپنی باتیں

اسلام علیکم!

کچھ بچے اپنے ممی ڈیڈی سے چوری چھپے.... "عینک والا جن" پڑھتے ہیں۔

اور صرف یہی نہیں.... کچھ بچے تو ادھر ادھر سے پیسے اٹھا کر.... یعنی چوری کر کے.... "عینک والا جن" خریدتے ہیں۔

افسوس.... کتنی بری بات ہے یہ....

ہمیں اس بات کا اندازہ ہے کہ آپ میں عینک والا جن بہت مقبول ہو رہا ہے.... لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنے شوق کے لئے ایسا راستہ اختیار کریں جو غلط ہو.... آپ ناول پڑھنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے ممی ڈیڈی سے اجازت لیں.... ان سے کہیں کہ وہ آپ کو ناول خرید کر دیں۔

انہیں اس بات پر قائل کریں کہ ان ناولوں میں ادھر ادھر کی باتوں کے ساتھ ساتھ.... نصیحت آموز باتیں بھی ہیں.... اچھائی کے سبق بھی ہیں.... اور معلومات بھی۔

والدین سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لئے خود انتخاب کریں کہ انہیں کیسا ادب پڑھنا چاہئے.... لیکن اپنے بچوں کے شوق کو بھی سامنے رکھیں۔

یہ اگرچہ مافوق الفطرت کہانیاں ہیں.... جن بھوتوں کی کہانیاں ہیں۔

لیکن.... ان کہانیوں میں ایک نیک مقصد چھپا بیٹھا ہے۔

آج کے دور میں جب بچے براہ راست کسی بھی نصیحت پر کان نہیں دھرتے.... تو انہیں ایسے ہی ہلکے پھلکے انداز میں سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے.... تاکہ وہ خود فیصلہ کریں.... کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا؟ ————

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان کہانیوں میں بھی یہی سب کچھ ہے.... کہ برائی کتنی ہی طاقت ور کیوں نہ ہو.... سچائی کی نظر نہ آنے والی دیوار سے جب ٹکراتی ہے.... تو خود چکنا چور ہو جاتی ہے.... اور جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے۔

شاید اس لئے بھی کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور سچ کو آنچ نہیں۔

والسلام

طاہر ایس ملک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

6/12/95

نسطور اور قبر کا عذاب

ڈراؤنی اندھیری غار میں نسطور اور کامنی ناگن اکیلے رہ گئے۔ کارلا جادوگرنی چیخ مار کر غائب ہوچکی تھی۔ کارلا جادوگرنی نے انتہائی عیاری سے کام لیتے ہوئے اپنی اصلی انگوٹھی کی بجائے نقلی انگوٹھی زنبیل کے باہر پھینک دی تھی جس کی وجہ سے نسطور' جادوگرنی کو اپنے قبضے میں کر کے اس سے عمرو اور زکوٹا کی بے ہوشی کو توڑنے والا طلسم معلوم نہ کرسکا تھا اور کارلا جادوگرنی زنبیل سے نکلنے کے بعد یہ کہہ کر غائب ہوگئی تھی۔

"نسطور! میں نے عمروعیار اور زکوٹا پر ایسا زبردست جادو کردیا ہے کہ وہ قیامت تک بے ہوش رہیں گے۔ میں نے اپنی اصلی انگوٹھی کی جگہ نقلی انگوٹھی رسی کے ساتھ باندھ کر تیرے حوالے کی تھی۔ اصلی انگوٹھی اور اس کی ساری طاقت میرے پاس ہی ہے۔ میں نے عمروعیار کی زنبیل سے جو کام لینا تھا لے لیا ہے۔ اب زنبیل بے شک لے جاؤ۔"

اور کارلا جادوگرنی غائب ہوگئی تھی۔ عمروعیار کی زنبیل پتھروں کے فرش پر پڑی تھی۔ جادوگرنی کی نقلی انگوٹھی نسطور کے ہاتھ میں تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے نقلی انگوٹھی کو زور سے پھینکا اور بولا۔

"کامنی بہن! جادوگرنی بڑی عیار نکلی۔ ہمیں دھوکہ دے کر بھاگ گئی۔ اب کیا کریں؟"

کامنی ناگن نے عمرو کی زنبیل اٹھائی اور نسطور کو دیتے ہوئے کہا۔

"عمرو کی زنبیل سنبھالو۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ یہ بھی اپنے ساتھ نہیں لے گئی۔"

نسطور نے زنبیل کو کھول کر دیکھا۔ اس کے اندر سے کچھ بھی نظر نہ آیا، وہ بولا۔

"زنبیل بالکل خالی ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"اس کے اندر جو طلسم تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے۔ یہ عمرو عیار کے ہوش میں آنے کے ساتھ ہی واپس آئے گا۔ چلو اب باہر قبرستان میں چل کر چبوترے والی قبر کی مردہ عورت سے بات کرتے ہیں۔"

نسطور نے عمرو کی زنبیل بغل میں دبائی اور کامنی ناگن کو ساتھ لے کر تہہ خانے والی غار سے باہر قبرستان میں نکل آیا۔ باہر رات ڈھل رہی تھی۔ قبرستان میں سناٹا چھایا تھا۔ دونوں آہستہ آہستہ چلتے چبوترے والی قبر تک آئے۔ مردہ عورت کا چہرہ قبر کے سوراخ میں سے باہر نکلا ہوا تھا۔ نسطور نے کہا۔

"اے نیک دل مردہ عورت! ہمارے ساتھ بڑا دھوکا ہوا ہے۔ کارلا

جادوگرنی ہمیں بے وقوف بنا کر غائب ہوگئی ہے۔ ہمیں اس نے عمرو اور زکوٹا کو ہوش میں لانے والا منتر نہیں بتایا۔"

مردہ عورت کا چہرہ پتھر کی طرح ساکت تھا۔ بے حس تھا، تاروں کی دھیمی روشنی میں وہ بڑا ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ مردہ عورت نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے سب معلوم ہو چکا ہے۔"

نسطور نے پوچھا۔

"اب ہم کیا کریں۔ ہمیں کوئی مشورہ دو، ہم عمرو عیار اور زکوٹا کو بے ہوشی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتے۔ ہم انہیں کس طرح ہوش میں لائیں؟"

مردہ عورت نے کہا۔

"یہاں سے تم واپس کارتھیج شہر میں جاؤ جہاں سمندر کے کنارے غار میں تم نے بے ہوش عمرو عیار اور زکوٹا کو رکھا ہوا ہے اور جس کے باہر پدم سانپ پہرہ دے رہا ہے۔ اس شہر کے قبرستانوں میں رات کو چل پھر کر تلاش کرو کہ کوئی مردہ وہاں زندہ دفن تو نہیں ہوگیا۔ اسی شہر کے قبرستانوں میں سے کسی قبرستان میں تمہیں اگر کوئی ایسا مردہ مل گیا جسے دشمنی سے زندہ دفن کردیا گیا ہو تو وہ مردہ ہی تمہیں ایسا طلسم بتا سکے گا جس کے اثر سے تمہارے دوست عمرو عیار اور زکوٹا دوبارہ ہوش میں آسکیں گے، ورنہ وہ قیامت تک بے ہوش ہی رہیں گے، کیونکہ کارلا جادوگرنی کا طلسم بڑا آتشی طلسم ہے۔ جاؤ کارتھیج شہر کے قبرستانوں کی خاک چھانو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اتنا کہا اور مردہ عورت کا چہرہ جو گردن تک قبر سے باہر تھا۔ قبر کے اندر چلا گیا اور قبر کا سوراخ غائب ہو گیا۔ کامنی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! کام بڑا مشکل آن پڑا ہے، مگر عمرو اور زکوٹا کو واپس ہوش میں لانے کے لئے ہمیں سب کچھ کرنا ہوگا۔"

نسطور بولا۔

"ہاں کامنی! ہم عمرو اور زکوٹا کو ضرور ہوش میں واپس لائیں گے۔ چلو کارتھیج شہر چل کر اپنے دوستوں کا حال معلوم کرتے ہیں۔"

کامنی ناگن نے سانپ کا روپ بدلا۔ نسطور نے اسے کلائی پر لپیٹا اور غائب ہو کر فضا میں اوپر کو اٹھا اور پھر کافی بلندی پر جا کر ہوا میں کارتھیج شہر کی طرف پرواز شروع کردی۔ اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ ہوائی راستے کا اسے پتہ تھا۔ وہ بڑی جلدی کارتھیج شہر پہنچ گیا۔ نسطور سیدھا شہر کے ساحلی علاقے کی چٹانوں میں اس جگہ اترا جہاں ایک غار میں انہوں نے بے ہوش عمرو عیار اور زکوٹا کو چھپایا ہوا تھا۔ غار کے باہر پدم سانپ پہرہ دے رہا تھا۔

کامنی ناگن سانپ سے واپس انسانی شکل میں آگئی۔ اس نے پدم ناگ سے کہا۔

"تم ابھی یہیں رہو گے پدم ناگ! ہم شہر کے قبرستانوں کی طرف جائیں گے۔"

پدم سانپ نے اپنی زبان میں کہا۔

"شیش ناگ کی دیوی! آپ جب تک کہیں گی میں یہاں پہرہ دوں گا۔"

نسطور اور کامنی ناگن نے غار میں جا کر عمرو عیار اور زکوٹا کو دیکھا۔ وہ اسی طرح بے ہوش پڑے تھے۔ نسطور کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے ہمیں قبرستانوں میں چل کر اسی انسان کو تلاش کرنا چاہئے جسے مردہ سمجھ کر دفن کر دیا گیا ہو۔"

وہ غار سے نکلے اور شہر کے قبرستانوں کی طرف چل دیئے۔ کارتھیج شہر میں صرف دو ہی قبرستان تھے، کیونکہ وہاں کی یہودی آبادی اپنے مردوں کو دفن کرتی تھی، جبکہ دوسرے بت پرست لوگ اپنے مردوں کو جلا دیتے تھے۔ نسطور نے کامنی ناگن کو اپنی کلائی میں لپیٹا ہوا تھا۔ وہ خود غائب نہیں تھا بلکہ انسانی شکل میں ظاہر ہو کر چل رہا تھا۔

وہ ایک قبرستان میں داخل ہوا۔ یہاں کتنی ہی چھوٹی بڑی قبریں تھیں۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کسی قبر میں زندہ انسان دفن ہے؟"

نسطور بولا۔

"دیکھتے ہیں کیسے پتہ چلتا ہے۔ ہمیں تلاش جاری رکھنی ہوگی۔ قدرت کوئی نہ کوئی سبب بنا دے گی۔"

انہوں نے ایک ایک قبر کو غور سے دیکھا۔ ان میں تقریباً سبھی قبریں پرانی تھیں۔ اس قبرستان سے نکل کر وہ دوسرے قبرستان میں آگئے۔ یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دو تین قبریں تازہ تھیں، مگر وہ خاموش تھیں۔ اندر سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ نسطور کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کامنی تم سانپ کی شکل میں ہو۔ ذرا ان تازہ قبروں کے اندر جاکر دیکھو کوئی مردہ زندہ تو نہیں ہے؟"

کامنی ناگن نسطور کی کلائی سے اتری۔ ایک تازہ قبر میں سوراخ کر کے اندر داخل ہوگئی۔ قبر کے اندر اندھیرا تھا مگر کامنی ناگن اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی۔ وہ سانپ کی شکل میں تھی۔ اس نے دیکھا کہ مردہ بالکل بے حس و حرکت لیٹا ہوا تھا۔ کامنی نے اس کے منہ کے قریب جاکر غور سے دیکھا۔ مردے کا سانس بند تھا۔ وہ قبر سے باہر نکل آئی۔ پھر دوسری قبر میں داخل ہوگئی، اسی طرح اس نے تینوں تازہ قبروں میں جاکر پتہ کرلیا۔ وہاں کوئی زندہ انسان دفن نہیں تھا۔ نسطور اور کامنی واپس غار میں آگئے۔

آدھی رات کو وہ پھر قبرستانوں کی طرف چل پڑے کہ شاید کوئی نیا مردہ دفن کیا گیا ہو۔ قبرستان میں رات کے وقت بڑی ڈراؤنی فضا تھی۔ سناٹا چھایا ہوا تھا۔ نسطور نے کامنی ناگن کو سانپ کے روپ میں اپنی کلائی کے ساتھ لپیٹ رکھا تھا۔ نسطور ایک جگہ قبروں کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے کہا۔

"کامنی! یہاں ابھی تک کوئی تازہ قبر نہیں بنی۔"

کامنی نے کہا۔

"تھوڑی دیر انتظار کرتے ہیں شاید کوئی مردہ دفن کرنے کے لئے لوگ لے آئیں اور وہ زندہ ہو۔"

آسمان پر تارے نکلے ہوئے تھے۔ تاروں کی ہلکی ہلکی روشنی میں قبریں بڑی ڈراؤنی لگ رہی تھیں۔ اچانک آسمان پر نیلی روشنی کا ایک گولا نمودار ہوا۔ یہ گولا قبرستان کی طرف آ رہا تھا۔ نسطور نے کامنی ناگن کو روشنی کا گولا دکھاتے ہوئے کہا۔

"کامنی! کوئی شے آسمان سے نیچے آ رہی ہے۔"

کامنی بولی۔

"میں دیکھ رہی ہوں۔ ایک طرف چھپ جاؤ۔"

نسطور ایک چبوترے کے پیچھے ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ روشنی کا گولا قبروں کے اوپر آکر رک گیا۔ اس میں سے ایک سفید لباس والا آدمی نیچے آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں بڑے خوبصورت رنگ دار پھل تھے۔ اس نے قبروں کے درمیان کھڑے ہوکر آواز دی۔

"اٹھو مردو! جنت کے میوے کھاؤ۔"

قبریں کھلنے لگیں۔ اس میں سے کفن میں لپٹے ہوئے مردے باہر نکل کر ایک جگہ صفیں بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ آدمی ان میں پھل تقسیم کرنے لگا۔ سب مردے بڑے شوق سے جنت کے میوے کھانے لگے۔ نسطور نے دیکھا کہ ایک مردہ سب سے الگ بیٹھا ہے۔ اس کے ہاتھ میں خالی تھالی تھی۔ میوے بانٹنے والا آدمی اس کے قریب سے ہوکر گزر گیا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

الگ بیٹھے ہوئے مردے کی تھالی میں میوے نہ ڈالے۔ یہ مردہ بے چارہ بڑی حسرت بھری نظروں سے دوسرے مردوں کو مزے لے لے کر جنت کے پھل کھاتے دیکھ رہا تھا۔ نسطور سے نہ رہا گیا۔ وہ آہستہ آہستہ چل کر اس مردے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا۔

"اے بھائی! میں دیکھ رہا ہوں کہ سب مردے اپنی اپنی تھالی میں جنت کے پھل کھا رہے ہیں مگر تم بھوکے ہی ہو۔ تمہاری تھالی خالی ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے؟"

مردے نے کہا۔

"اے نیک دل انسان! یہ مجھے میرے گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔ میں کارتھیج شہر کا بڑا امیر کبیر سوداگر تھا۔ مگر میں بڑا کنجوس تھا۔ ایک پیسے کی خیرات نہیں کرتا تھا۔ دولت کو سنبھال سنبھال کر رکھتا تھا۔ کوئی غریب مدد مانگنے آتا تو میں اسے بے عزت کرکے گھر سے نکال دیتا تھا۔ اپنے ملازموں کو بھی ان کی محنت کا پورا معاوضہ نہیں دیتا تھا۔ ان کا حق مارتا تھا۔ اب مرنے کے بعد میں عالم برزخ میں ہوں اور مجھے میرے گناہوں کی یہ سزا ملی ہے کہ دوسرے مردے ہر رات جنت کے پھل کھاتے ہیں اور میں حسرت بھری نظروں سے انہیں تکتا رہتا ہوں۔ میں جب سے قبر میں آیا ہوں تب سے بھوکا ہوں۔"

نسطور اور کامنی ناگن بڑے غور سے سوداگر مردے کی داستان سن رہے تھے۔ نسطور نے کہا۔

"بھائی! مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں کہ تمہاری یہ مشکل آسان ہو۔"

سوداگر نے کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ میرا محل اسی شہر میں سمندر کے رخ پر ہے۔ اسے سنہری محل کہتے ہیں۔ وہاں جاؤ۔ اسی محل میں میرا بیٹا رہتا ہے۔ اسے کہو کہ میں نے جتنی ناجائز دولت لوگوں کا حق مار کر جمع کی تھی وہ ساری محتاجوں' ضرورت مندوں اور غریبوں میں خیرات کردے۔ شاید اس طرح خدا میرے گناہ معاف کردے۔"

نسطور نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں ابھی جاتا ہوں۔"

نسطور قبرستان سے نکل کر سنہری محل کی طرف چل پڑا۔ شہر بہت بڑا تھا۔ کامنی ناگن اس کی کلائی کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔

"نسطور! سمندر کی طرف چلو۔ سوداگر کے مردے نے کہا تھا کہ اس کا محل سمندر کے پاس ہے۔"

نسطور شہر کی سنسان گلیوں اور بازاروں سے ہوتا ہوا سمندر کی طرف آگیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس زمانے میں بجلی نہیں ہوتی تھی۔ بازاروں میں بہت کم روشنی تھی۔ نسطور ایک جگہ بیٹھ گیا کہنے لگا۔

"کامنی! رات کے اندھیرے میں تو کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ دن کی روشنی میں سوداگر کا محل تلاش کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامنی ناگن بولی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم یہیں صبح ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔"

نسطور کہنے لگا۔

"کامنی بہن! انسان جب تک زندہ رہتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں ناجائز طریقوں سے جو دولت جمع کر کے رکھ رہا ہوں یہ ہمیشہ میرے پاس رہے گی اور میرے کام آئے گی مگر جب وہ مرجاتا ہے تو اس کی ساری دولت پیچھے رہ جاتی ہے اور اس کے کسی کام نہیں آتی۔ کام اگر کوئی چیز آتی ہے تو انسان کا نیک عمل ہی کام آتا ہے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"ہاں نسطور! انسان کو کبھی کسی کا حق نہیں مارنا چاہیے۔ دولت کے انبار نہیں جمع کرنے چاہئیں۔ غریبوں، محتاجوں کی مدد کرنی چاہیے۔ خیرات کرنی چاہیے۔ یہی انسان کی اصل کمائی ہوتی ہے جو آگے چل کر کام آتی ہے۔"

اسی طرح باتیں کرتے کرتے صبح ہوگئی۔ جب سورج کی روشنی شہر میں پھیلی تو نسطور سوداگر کے سنہری محل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ پوچھتے پوچھتے آخر وہ سنہری محل کے دروازے پر پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا سنہری محل ہے جس کی کھڑکیوں اور دروازوں پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے۔ دو حبشی غلام تلواریں اٹھائے دروازے پر پہرہ دے رہے ہیں۔ نسطور کو سوداگر نے اپنے بیٹے کا نام بتادیا تھا۔ اس نے حبشی غلام سے

کہا۔

"بھائی اندر جاکر اپنے مالک سے کہو کہ ایک مسافر اس سے ملنے آیا ہے اور اس کے مرحوم باپ کا ایک پیغام لایا ہے۔"

حبشی غلام نے کہا۔

"تمہارے مالک کے والد کو مرے کئی سال ہوگئے ہیں۔ بھلا کوئی مردہ بھی پیغام بھیجتا ہے؟"

نسطور بولا۔

"تم میرا پیغام جاکر اپنے مالک کو دے دو۔ تمہاری مہربانی ہوگی۔"

حبشی غلام نے اندر جاکر سوداگر کے بیٹے کو اطلاع کی کہ ایک مسافر آپ کے والد مرحوم کا پیغام لے کر آیا ہے۔ سوداگر کا بیٹا اس وقت خوبصورت کنیزوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ سامنے بہت بڑے تھال میں سونے کی اشرفیاں بھری ہوئی تھیں جن سے وہ کھیل رہا تھا۔ وہ ہنس کر بولا۔

"ضرور کوئی پاگل آدمی ہے۔ اسے وہیں سے آگے روانہ کردو۔ مگر اسی دوران نسطور غائب ہوکر اندر آچکا تھا۔ وہ آتے ہی ظاہر ہوگیا اور سوداگر کے بیٹے سے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ جو گناہ تمہارے باپ نے کیا تھا تم بھی وہی گناہ کررہے ہو"

سوداگر کے بیٹے نے اپنے سامنے ایک آدمی کو اچانک نمودار ہوتے دیکھا تو پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم۔۔۔ تم کون ہو اور تمہاری کلائی میں سانپ کیوں لپٹا ہوا ہے؟"

نسطور نے کہا۔

"بھائی! یہ بڑی لمبی کہانی ہے۔ اس وقت کہانی بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔ میں تمہارے مردہ باپ کا ایک ضروری پیغام لے کر آیا ہوں۔"

سوداگر کے بیٹے نے حیران ہو کر کہا۔

"کیا مردہ بھی کوئی پیغام بھیج سکتا ہے؟"

تب نسطور نے اسے قبرستان کی رات والا سارا واقعہ بیان کردیا اور کہا۔

"تمہارے باپ کے گناہ خدا اسی طرح معاف کرے گا کہ تم اپنے باپ کی جمع کی ہوئی ساری دولت غریبوں' محتاجوں میں خیرات کردو۔ یہی پیغام تمہارے باپ نے تمہارے نام دیا ہے۔"

سوداگر کا بیٹا ہنس پڑا' بولا۔

"تم مجھے کوئی دھوکے باز لگتے ہو جو میری اور میرے باپ کی دولت خود حاصل کرنا چاہتے ہو۔"

نسطور نے کہا۔

"تم میرے ساتھ آؤ اور آج رات اپنے باپ کو اپنے گناہوں کی سزا بھگتتے خود دیکھو۔ شاید پھر تمہیں میری بات کا یقین آجائے۔"

سوداگر کا بیٹا بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں رات کو خود تمہارے ساتھ قبرستان چلوں گا۔"

جب آدھی رات گزر گئی تو سوداگر کا بیٹا نسطور کے ساتھ قبرستان میں آگیا۔ نسطور نے اسے ایک درخت کی اوٹ میں بٹھادیا اور کہا۔

"خبردار! کوئی آواز نہ نکالنا۔ بس دیکھتے جانا۔"

اچانک آسمان پر روشنی کا گولا نمودار ہوا اور قبرستان میں آکر اتر گیا' اس میں سے کل رات کی طرح ایک نورانی شکل والا آدمی نکلا اس کے ہاتھ میں میوؤں اور پھلوں سے بھرا ہوا تھال تھا۔ اس نے آواز لگائی۔

"اٹھو مردو! جنت کے پھل کھاؤ۔"

سوداگر کا بیٹا پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ قبروں میں سے مردے نکل کر قطار بناکر بیٹھ گئے ہیں۔ اس نے اپنے باپ کی قبر میں سے بھی اپنے باپ کے مردے کو باہر نکلتے دیکھا۔ سب مردوں کے ہاتھوں میں تھالیاں تھیں۔ نورانی آدمی نے مردوں میں جنت کے میوے تقسیم کردیئے اور روشنی کے ساتھ واپس چلا گیا۔ سب مردے جنت کے پھل کھانے لگے۔ سوداگر کے بیٹے نے دیکھا کہ اس کا باپ سب سے الگ بیٹھا ہے۔ اس کی تھالی خالی ہے اور وہ حسرت بھری نظروں سے دوسرے مردوں کو پھل کھاتے دیکھ رہا ہے۔ نسطور نے سوداگر کے بیٹے کے کان میں آہستہ سے کہا۔

"کیا اب تمہیں میری بات کا یقین آگیا ہے؟"

سوداگر کے بیٹے کی آنکھیں دہشت کے مارے کھلی ہوئی تھیں۔ ڈرتے ڈرتے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے باپ سے میری بات کرا دو۔"

نسطور نے کہا۔ "میرے ساتھ آؤ، مگر یاد رکھو جہاں میں کھڑا کروں وہیں کھڑے رہنا۔"

نسطور سوداگر کے بیٹے کو لے کر اس کے مردہ باپ کی طرف بڑھا۔ چار قدموں کے فاصلے پر آکر رک گیا۔ سوداگر کے بیٹے سے کہا۔

"یہیں کھڑے رہنا۔ میں تمہاری بات کراتا ہوں۔"

سوداگر اپنی قبر پر خالی تھالی ہاتھوں میں لئے غم زدہ اداس بیٹھا تھا۔ دوسرے مردے مزے سے جنت کے پھل کھا رہے تھے۔ نسطور نے کہا۔

"بھائی! میں نے تمہارا پیغام تمہارے بیٹے کو پہنچا دیا تھا، مگر اس کو یقین نہیں آیا۔ اب وہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تم خود اس کو اپنا پیغام پہنچا دو۔"

غم زدہ باپ کے مردے نے بیٹے کو دیکھا۔ بیٹے نے باپ کو عذاب کی حالت میں دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ باپ نے کہا۔

"بیٹا! میں جس عذاب میں مبتلا ہوں تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ سب روحیں مرنے کے بعد جنت کے پھل کھا رہی ہیں اور میں بھوکا پیاسا ان کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہوں۔ یہ مجھے میرے گناہوں کی سزا ملی ہے۔ جاؤ اور میری ساری دولت جو میں نے ناجائز طریقوں سے کما کر جمع کی تھی اسے غریبوں میں خیرات کر دو۔ شاید خدا اسی طرح میرے گناہ معاف کر دے۔ جاؤ۔ جاؤ۔"

یہ کہہ کر سوداگر کا مردہ خالی تھالی ہاتھ میں لئے سر جھکائے اپنی قبر میں

اتر گیا۔ اس کے بیٹے کے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ نسطور کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"بھائی جلدی سے میرے ساتھ محل میں چلو۔"

سوداگر کا بیٹا نسطور کے ساتھ اپنے محل میں آیا۔ ساری رات وہ رو رو کر خدا سے اپنی اور اپنے باپ کی بخشش کی دعا مانگتا رہا۔ صبح ہوتے ہی اس نے اپنے باپ کی ساری دولت جو بوریوں میں بند کر کے محل کے تہہ خانے میں رکھی تھی نکالی اور غریبوں، محتاجوں میں بانٹ دی۔ سارا دن وہ خیرات تقسیم کرتا رہا۔ غریب محتاج اسے دعائیں دیتے جا رہے تھے۔ رات ہوئی تو سوداگر کے بیٹے کے پاس سوائے ضرورت کے چند سکوں اور تین کپڑوں کے اور کچھ نہیں بچا تھا۔ اس نے اپنے محل کے سارے غلام اور کنیزیں آزاد کر دیں۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"میرے بھائی! میں قبرستان میں جا کر دیکھنا چاہتا ہوں کہ خدا نے میری خیرات قبول کر کے میرے باپ کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔"

نسطور بولا۔

"چلو۔ ہم اکٹھے چلتے ہیں۔"

دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر قبرستان پہنچ گئے۔ جب رات آدھی گزر گئی تو آسمان پر سے پھر وہی روشنی کا گولا نیچے اترا۔ اس میں سے ایک فرشتہ صورت انسان برآمد ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں میوؤں اور پھلوں سے بھرا ہوا طشت تھا۔ اس نے آواز لگائی اور قبروں میں سے مردے نکل کر قطار بنا کر بیٹھ گئے۔ سوداگر کے بیٹے نے دیکھا کہ اس کا باپ بھی اپنی قبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے نکل کر تھالی ہاتھ میں لئے بیٹھ گیا۔ نیک انسان نے سب کو پھل تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ جب وہ سوداگر کے پاس آیا تو بولا۔

"اے بھائی! خدا نے تیری خیرات قبول کر لی ہے اور تیرے گناہوں کی بخشش ہو گئی۔ اب تو بھی جنت کے میووں کا حق دار ہے۔ یہ لے پھل کھا اور اپنی بھوک مٹا۔"

سوداگر نے سجدے میں گر کر خداوند کریم کا شکر ادا کیا' اور ایک طرف بیٹھ کر مزے سے جنت کے میوے کھانے لگا۔ نسطور نے کہا۔

"خدا نے تیرے باپ کو بخش دیا ہے۔ اب یہاں سے فوراً نکل چل۔ یہ ربی راز ہیں۔ ان کا ذکر کسی کے آگے مت کرنا۔"

سوداگر کا بیٹا نسطور کو اپنے محل میں لے آیا۔ کہنے لگا۔

"بھائی یہ تم نے اپنی کلائی پر سانپ کیوں لپیٹ رکھا ہے۔ اس میں کیا راز ہے؟"

نسطور بولا۔

"یہ بھی ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ اچھا اب مجھے اجازت دے میں چلتا ہوں' اور یاد رکھنا آئندہ کبھی ناجائز دولت نہ کمانا۔ ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہنا اور خدا کو یاد رکھنا۔"

نسطور سوداگر کے بیٹے کے اصرار کے باوجود محل میں نہ ٹھہرا اور اپنے غار میں واپس آگیا۔ کامنی ناگن راستے میں اس سے باتیں کرتی رہی۔ وہ بڑی پریشان تھی کہ عمرو عیار اور زکوٹا کارلا جادوگرنی کے طلسم سے بے

ہوش پڑے ہیں اور ابھی تک انہیں زندہ دفن کئے جانے والا انسان نہیں ملا تھا۔ نسطور غار میں بیٹھا بے ہوش عمرو اور زکوٹا کو دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"کامنی بہن! خدا ان پر بھی ضرور رحم فرمائے گا اور ہمارے دوستوں پر کیا گیا شیطانی جادو بھی بے اثر ہو جائے گا اور ہمارے دوست دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں۔"

"انشاء اللہ۔" کامنی ناگن نے کہا۔

جب رات ہو گئی اور چاروں طرف سناٹا چھا گیا تو نسطور نے کامنی ناگن سے کہا۔

"تم تھوڑی دیر آرام کرو کامنی بہن! میں بھی کونے میں پڑ کر ذرا آرام کرتا ہوں۔"

کامنی ناگن کونے میں دیوار سے ٹیک لگا کر سو گئی۔ نسطور بھی کونے میں لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

اس کو نیند آنے لگی۔ خدا جانے رات کتنی گزر چکی تھی کہ نسطور کی آنکھ کھل گئی۔ اسے یوں لگا جیسے کوئی مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ نسطور نے غور سے سنا۔ غار کے باہر سے ایک بڑی کمزور دھیمی سی آواز آ رہی تھی۔

"مجھے نکالو۔ مجھے باہر نکالو۔"

نسطور چونک اٹھا۔ صاف لگ رہا تھا کہ آواز زمین کے نیچے کسی قبر میں سے آ رہی ہے۔ اس نے جلدی سے کامنی ناگن کو جگایا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سنو! یہ آواز کیسی ہے؟"
کامنی ناگن نے آواز کو سنا تو کہنے لگی۔
"یہ قبر کی آواز ہے۔ کسی کو زندہ دفن کردیا گیا ہے ہمیں ایسے ہی مردے کی تلاش تھی۔ چلو"

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زکوٹا، عمرو عیار اور اژدھا

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ قبرستان کی قبروں پر ڈراؤنا سناٹا طاری تھا۔ کامنی ناگن اور نسطور غار سے نکل کر قبروں میں چل رہے تھے۔ ان کے کان قبر کی آواز پر لگے تھے۔ ایک دم سے وہی کمزور مدھم آواز پھر آئی۔

"مجھے باہر نکالو۔ مجھے باہر نکالو۔ آہ! میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

نسطور اور کامنی اس طرف دوڑے جس طرف سے آواز آرہی تھی۔ یہ آواز ایک بڑے گنجان درخت کے نیچے بنی ہوئی تازہ قبر کے اندر سے آرہی تھی۔ قبر پر تازہ تازہ اینٹیں پتھر لگے تھے۔ نسطور جلدی جلدی اینٹیں پتھر ہٹانے لگا۔ کامنی ناگن بھی اس کی مدد کررہی تھی۔ قبر کھل گئی۔ اندر سے مردے کا ہاتھ بلند ہوا۔

"خدا کے لئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکالو۔ میں زندہ ہوں۔"

نسطور نے مردے کا ہاتھ پکڑ کر اسے قبر میں سے باہر نکال لیا۔ یہ مردہ نہیں تھا۔ واقعی سچ مچ کا زندہ انسان تھا۔ اس کا کفن مٹی میں بھرا ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔ نسطور اور کامئی اسے سہارا دے کر چلاتے ہوئے ایک تالاب کے پاس لے گئے۔ زندہ مردے نے کہا۔

"مجھے پانی پلاؤ۔ بڑی پیاس لگی ہے۔"

پانی پی کر زندہ مردہ ذرا ہوش میں آگیا۔ نسطور نے پوچھا۔

"بھائی تمہیں کس نے زندہ دفن کردیا؟ تمہارے دشمن کون تھے؟"

وہ آدمی بولا۔

"تم لوگ رحمت کے فرشتے بن کر آئے ہو' اگر تم نہ آتے تو میں صبح تک سچ مچ مرگیا ہوتا۔ اف خدایا! قبر میں کتنا اندھیرا ہوتا ہے۔ میں نے توبہ کرلی ہے کہ اب کبھی کوئی گناہ نہیں کروں گا؟"

نسطور نے کہا۔

"مگر تمہارے ساتھ کس نے یہ ظالم سلوک کیا؟"

وہ آدمی کہنے لگا۔

"بھائی! میرا نام کالاخ ہے۔ میں بادشاہ کا درباری تھا۔ مجھے ایک ایسا طلسم آتا ہے جس سے میں بڑے بڑے جادوگروں کے جادو کے اثر کو ختم کردیتا تھا۔ دربار کا شاہی جادوگر مجھ سے حسد کرنے لگا۔ وہ میرا دشمن بن گیا اور اس نے دھوکے سے مجھے ایسا شربت پلادیا جس پر موت کا طلسم کیا ہوا تھا۔ اگر میں خود جادوگر نہ ہوتا تو مجھے قبر میں کبھی ہوش نہ آتا۔ مگر میں جادوگر تھا۔ اس لئے قبر میں زندہ دفن ہونے کے کچھ دیر بعد مجھے ہوش آگیا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم لوگوں نے میری آواز سن لی اور میری

مدد کو پہنچ گئے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟"

نسطور نے کہا۔

"کالاخ بھائی! میرا نام نسطور ہے۔ یہ میری بہن کامئی ہے۔ ہمارے دو ساتھی اور بھی ہیں۔ زکوٹا اور عمروعیار' اسے کارلا جادوگرنی نے اپنے آتشی طلسم کے زور سے ایسا بے ہوش کیا ہے کہ آج کتنے دن گزر گئے ہیں۔ عمروعیار اور زکوٹا کو ہوش نہیں آرہا۔"

کالاخ بولا۔

"مجھے ان کے پاس لے چلو۔"

نسطور اور کامئی کالاخ کو غار کے اندر لے آئے جہاں موم بتی جل رہی تھی۔ کالاخ نے زکوٹا اور عمروعیار کو غور سے دیکھا۔ اس کا چہرہ سنجیدہ ہوگیا۔ نسطور نے پوچھا۔

"کیوں کالاخ بھائی! کیا بات ہے۔ تم چپ ہوگئے ہو؟"

کالاخ بولا۔

"کارلا جادوگرنی نے ان پر آتشی طلسم کیا ہوا ہے جس کا توڑ میرے پاس نہیں ہے۔"

نسطور نے پریشان سا ہو کر پوچھا۔

"بھائی! تم ہمیں اتنا ہی بتادو کہ یہ طلسم کیسے ٹوٹے گا۔"

کالاخ بولا۔

"تم نے میری جان بچاکر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ میں تمہارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ میں دل سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

کامئی ناگن نے پوچھا۔

"پھر ہم کیا کریں؟ ہمیں کوئی مشورہ دو۔"

کالاخ ایک دو سیکنڈ کے لئے گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر سر اٹھا کر نسطور کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"نسطور بھائی! سنو! یہاں سے فرعونوں کے قبرستان میں جاؤ۔ وہاں جنوب کی طرف ایک تکونی قبر بنی ہوئی ہے۔ اس قبر کے سرہانے کی جانب ایک راستہ قبر کے اندر جاتا ہے۔ قبر میں اترو گے تو تمہیں ایک کھڑکی نظر آئے گی۔ اس کھڑکی کے پیچھے ایک تہہ خانہ ہے۔ اس کے درمیان فرش پر ایک کالی بلی کا بت بنا ہوا ہے۔ بلی کے بت کے سر کو دباؤ گے تو پتھر کی سل پرے ہٹ جائے گی، اس کے نیچے سے ایک اژدھا سر باہر نکالے گا، اس اژدھا کے منہ میں ایک سبز منکا ہے۔ اگر تم کسی طرح وہ منکا لے آؤ اور اس کو پانی کے پیالے میں ڈال کر وہ پانی عمرو عیار اور زکوٹا پر چھڑکاؤ تو کارلا جادوگرنی کا آتشی جادو ختم ہوجائے گا اور تمہارے دوست ہوش میں آجائیں گے۔ اگرچہ یہ مشکل کام ہے، مگر اس کے سوا دوسرا کوئی حل نہیں ہے۔ صرف اسی ایک طریقے سے تمہارے دوستوں کو دوبارہ زندگی مل سکتی ہے۔ یہ راز صرف میں ہی تمہیں بتاسکتا تھا۔"

نسطور اور کامئی ناگن بڑے غور سے کالاخ کی باتیں سنتے رہے۔

جب کالاخ اپنی بات ختم کرچکا تو نسطور بولا۔

"کالاخ بھائی! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑا مشکل کام ہے مگر اپنے دوست عمرو عیار اور زکوٹا کی زندگی کی خاطر میں یہ خطرہ ضرور مول لوں گا اور انشاء اللہ اژدھا کے منہ سے سبز منکا نکال کر لے آؤں گا۔"

کالاخ نے کہا۔

"اژدھا کی ایک پھنکار سے تم جل بھن کر راکھ ہوسکتے ہو۔ اس بات کا خیال رکھنا، وہ اژدھا شاہی جادوگر کا پالا ہوا ہے اور اس پر جادوگر نے طلسم بھی پھونکا ہوا ہے۔"

کامئی ناگن نے کالاخ کو ابھی تک نہیں بتایا تھا کہ وہ شیش ناگ کی دیوی ہے اور خود بھی ایک ناگن ہے۔ اس نے کہا۔

"کالاخ بھائی! جب یہ کام کرنا ہے تو پھر ڈرنا کیسا؟ تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں یہ راز بتادیا۔"

کالاخ اٹھ کھڑا ہوا۔ کہنے لگا۔

"میں ایک بار پھر تم لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے مجھے نئی زندگی ملی۔ اب میں شاہی دربار میں نہیں جاسکتا۔ شاہی جادوگر نے مجھے زندہ دیکھ لیا تو وہ دوبارہ مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں واپس افریقہ اپنے قبیلے میں جارہا ہوں۔"

یہ کہہ کر کالاخ رات کے اندھیرے میں ایک طرف چل دیا۔ اس کے جانے کے بعد نسطور نے کامئی ناگن سے کہا۔

"چلو کامئی فرعونوں کے قبرستان میں چلتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی ناگن بولی۔

"یہ قبرستان تو ملک مصر میں ہے جو یہاں سے کافی دور ہے۔ عمرو عیار اور زکوٹا کو ہم ایک بار پھر پدم ناگ کی حفاظت میں چھوڑے جاتے ہیں۔"

نسطور اور کامئی ناگن تالاب سے چل کر غار میں آگئے۔ عمرو عیار اور زکوٹا اسی طرح بے ہوش پڑے تھے۔ عمرو عیار کی زنبیل بھی وہیں پاس ہی پڑی تھی۔ کارلا کے طلسم کی وجہ سے زنبیل کی طاقت بھی ختم ہو گئی تھی۔ اب وہ صرف ایک تھیلا ہی تھا۔ کامئی ناگن نے منتر پڑھ کر پدم سانپ کو بلایا۔ پدم سانپ اسی وقت حاضر ہوگیا۔ سانپوں کی زبان میں بولا۔

"کیا حکم ہے دیوی ناگن؟"

کامئی ناگن نے اسے ساری بات سمجھائی کہ وہ اور نسطور ملک مصر جارہے ہیں اور اسے پیچھے عمرو اور زکوٹا کی حفاظت کے لئے چھوڑے جارہے ہیں۔ پدم سانپ نے کہا۔

"میں دونوں کی پوری پوری حفاظت کروں گا' جب تک میں یہاں بیٹھا ہوں کوئی چیز غار کے اندر داخل نہیں ہوسکے گی۔"

"شاباش! ہم جارہے ہیں۔"

کامئی ناگن نے اتنا کہا اور نسطور کے ساتھ رات کے اندھیرے میں قبرستان سے نکل کر ایک ویران جگہ پر آگئی۔ نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! میں سانپ کا روپ بدل رہی ہوں۔ تم مجھے اپنی کلائی پر لپیٹ کر مصر کی طرف اڑ چلو۔"

کامئی ناگن کے منہ سے بھنکار کی ہلکی سی آواز نکلی۔ دوسرے لمحے وہ عورت سے سانپ بن گئی۔ نسطور نے اسے اپنی کلائی کے ساتھ لپیٹا اور اچھل کر ہوا میں اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اس کے بعد وہ کافی اوپر جاکر سیدھا ہوگیا اور ملک مصر کی طرف پرواز شروع کردی۔ نسطور غائب ہو کر اڑ رہا تھا۔ اس لئے اس کی رفتار بڑی تیز تھی۔ وہ ایک گھنٹے کے اندر اندر ملک مصر میں پہنچ گیا۔ ستاروں کی روشنی میں اسے نیچے اہرام مصر نظر آنے لگے۔ وہ نیچے اترنا شروع ہوگیا۔ اسے معلوم تھا کہ فرعونوں کا شاہی قبرستان یہی ہے۔ یہاں بادشاہ فرعونوں کے اہرام ہیں اور باقی شاہی خاندان کی قبریں ہیں۔ یہ شاہی قبرستان کہلاتا تھا۔ قبرستان میں اترنے کے بعد وہ ظاہر ہوگیا۔ اس نے کامئی ناگن سے کہا۔

"تم عورت کی شکل میں آؤ گی یا سانپ کی شکل میں ہی رہو گی۔"

کامئی ناگن نے کہا۔

"میرا خیال ہے تم مجھے سانپ کے روپ میں ہی رہنے دو۔ میں دیکھوں گی کہ تہہ خانے کا اژدھا کو میرا پتہ چلتا ہے کہ نہیں۔"

"جیسے تمہاری مرضی۔"

یہ کہہ کر نسطور قبرستان کے جنوب کی طرف آگیا۔ یہاں اسے ایک تکونی قبر نظر آئی۔ اس نے کامئی سے کہا۔

"میرا خیال ہے یہی وہ قبر ہے جس کے بارے میں کالاخ نے کہا تھا۔"

"ہاں۔" کامئی کی آواز آئی۔ "ذرا احتیاط سے نیچے اترنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم فکر نہ کرو۔"

نسطور قبر کے سرہانے کی طرف آگیا۔ یہاں اس نے ایک پتھر کو ہٹ
تو اندر ایک راستہ تھا۔ وہ قبر کے اندر آگیا۔ قبر میں کسی مردے کی ہڈیا
اور کھوپڑی پڑی تھی۔ قبر کے پاؤں کی جانب ایک کھڑکی تھی جو بند تھی
اندھیرے میں نسطور اپنی طاقت کی وجہ سے سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ اس
نے کھڑکی کو ذرا سا دھکا دیا۔ کھڑکی کھل گئی۔ آگے ایک چوکور کوٹھڑی نما
تہہ خانہ تھا۔

اس تہہ خانے کے درمیان پتھر کی کالی بلی کا بت بنا ہوا تھا۔

نسطور نے آہستہ سے کہا۔

"کامئی! تم دیکھ رہی ہو؟"

کامئی ناگن نے دھیمی آواز میں کہا۔

"ہاں میں کالی بلی کے بت کو دیکھ رہی ہوں۔ ہوشیار رہنا۔ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔"

نسطور نے ہاتھ بڑھا کر کالی بلی کے سر کو دبا دیا۔ بلی کے سر کے دباتے ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ پتھر کی سل اپنی جگہ سے سرک گئی۔ جیسے ہی پتھر کی سل ایک طرف ہٹی نیچے گڑھے میں سے زبردست پھنکار کی آواز آئی' اور پھر ایک اژدھا جس نے اپنا بہت بڑا خوفناک پھن اٹھا رکھا تھا سر باہر نکال کر جھومنے اور پھنکارنے لگا۔ اس کی پھنکار کے ساتھ منہ سے آگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ نسطور جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس

نے کامئی ناگن سے کہا۔

"کامئی! اب کیا کریں۔ اس اژدھا کے منہ میں ہاتھ ڈال کر سبز منکا نکالنا موت کو دعوت دینے کے برابر ہے۔"

کامئی ناگن بھی بڑے غور سے اژدھا کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اژدھا کو اس کی موجودگی کا احساس ہو جائے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔ یہ وقت بڑا نازک تھا۔ اژدھا کی پھنکاریں ان دونوں کو جلا کر بھسم کر سکتی تھیں۔ اژدھا نے اپنا منہ نسطور کی طرف کر دیا۔ اژدھا کی چنگاریاں نسطور کے چہرے پر پڑنے لگیں۔ نسطور اچھل کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ عین اس وقت کامئی ناگن نے سانپوں کی زبان میں اژدھا کو مخاطب کر کے کہا۔

"خبردار اپنی پھنکار بند کرو۔"

اژدھا نے سانپ کی آواز سنی تو پھنکار روک دی اور سانپ کی زبان میں بولا۔

"کون ہو تم؟"

کامئی ناگن نے کہا۔

"میں شیش ناگ کی دیوی ہوں۔ کیا تم نے مجھے نہیں دیکھا؟"

اژدھا نے زور سے پھنکار مار کر کہا۔

"تم جھوٹ بولتی ہو۔ تم یہاں مجھے ہلاک کرنے آئی ہو۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامنی ناگن زور سے پھنکاری اور اس نے بھی ایک اژدھا کی شکل اختیار کرلی اور کہا۔

"خبردار! اگر اب تم نے پھنکار ماری تو میں تمہیں جلاکر خاک کردوں گی۔"

اژدھا نے اپنا منہ پیچھے کرلیا۔ کہنے لگا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم شیش ناگ دیوتا کی دیوی ہو؟"

کامنی نے جواب دیا۔

"میرے پاس شیش ناگ کا مہرہ ہے۔"

اور کامنی ناگن جلدی سے عورت کی شکل میں آگئی۔ اس نے اپنے منہ سے مہرہ نکال کر اژدھا کو دکھایا۔ شیش ناگ دیوتا کا مہرہ دیکھتے ہی اژدھا نے اپنا پھن سمیٹ لیا اور کامنی کے آگے اپنا سر جھکا کر بولا۔

"شیش ناگ دیوی کو آداب! مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم شیش ناگ دیوتا کی دیوی ہو۔ کہو میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں؟"

نسطور ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔ وہ دونوں کے منہ سے سانپ کی سسکاروں کی طرح کی آوازیں سن بھی رہا تھا اور ان کی باتیں سمجھ بھی رہا تھا' کیونکہ کامنی ناگن نے اسے سانپوں کی زبان سکھا دی ہوئی تھی۔ جب اژدھا نے پھن سمیٹ کر کامنی سے پوچھا کہ وہ اس کی کیا خدمت کرسکتا ہے تو نسطور نے کہا۔

"اژدھا بھائی! ہمیں تمہارے سبز منکے کی ضرورت آن پڑی ہے۔"

کامنی ناگن نے تب اژدھا کو ساری بات بیان کردی۔ اسے بتایا کہ ان کے ساتھی کارلا جادوگرنی کے طلسم سے بے ہوش پڑے ہیں' اگر سبز منکے والا پانی ان پر نہ چھڑکا تو وہ دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے ہوش ہوجائیں گے اور انہیں کبھی ہوش نہیں آئے گی۔ اژدھا نے نسطور کی طرف گردن موڑ کر اس سے پوچھا۔

"تم کون ہو؟"

کامنی ناگن نے اژدھا سے نسطور کا تعارف کرایا اور بولی۔

"ہمیں کچھ وقت کے لئے اپنا سبز منکا دے دو۔ جب عمروعیار اور زکوتا کو ہوش آگیا تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ یہ منکا تمہیں واپس مل جائے گا۔"

اژدھا نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"اے شیش ناگ کی دیوی! تمہارا حکم ماننا میرا فرض ہے' مگر افسوس کہ میں تمہاری خواہش پوری نہیں کرسکتا۔"

"وہ کیوں؟" کامنی ناگن نے پوچھا۔

اژدھا نے کہا۔

"میرا منکا شاہی جادوگر آج ہی صبح نکال کر لے گیا ہے' اور وہ مجھے کہہ گیا تھا کہ اب یہ منکا میرے پاس رہے گا۔ مجھے اس کی ضرورت ہے"

نسطور اور کامنی ناگن کو سخت مایوسی ہوئی۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ شاہی جادوگر نے تمہارا سبز منکا کہاں رکھا ہوا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اژدھا بولا۔

"شیش ناگ کی دیوی! شاہی جادوگر بڑا عیار ہے۔ وہ پہلے بھی میرا منکا لے جاتا رہا ہے اور اس نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ وہ اسے ۔لے جاکر کہاں رکھے گا۔ وہ بڑا مکار ہے' میرے منکے سے وہ ضرور کسی کو ہلاک کرنے کی سازش کرنے والا ہے۔"

کامنی ناگن نے پوچھا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ شاہی جادوگر کی طاقت کا راز کیا ہے؟"

اژدھا نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ یہ راز میں نہیں جانتا۔ شاہی جادوگر اتنا چالاک ہے کہ اس نے اپنی طاقت کا راز کسی کو نہیں بتایا ہوا۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کبھی کبھی فرعون کی ایک کنیز کے مقبرے میں جاتا ہے۔ شاید وہاں اس کی طاقت کا راز چھپا ہوا ہو۔ یہ تمہیں خود معلوم کرنا ہوگا۔"

"تمہارا شکریہ اژدھا۔"

نسطور اور کامنی قبر سے باہر آگئے۔

باہر آسمان پر ستارے پھیکے ہونے لگے تھے۔ صبح کا نور پھیلنا شروع ہوگیا تھا۔ وہ دونوں ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ نسطور نے کہا۔

"کامنی بہن! میرا خیال ہے ہمیں شاہی جادوگر کا پیچھا کرنا ہوگا۔ ہوسکتا ہے کنیز کے مقبرے میں اس کی طاقت کا راز ہو۔"

کامنی نے کہا۔

"اس کی طاقت کا راز معلوم کرنے کی بجائے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اس نے اژدھا کا منکا کہاں رکھا ہوا ہے۔ اگر ہم منکے کا کھوج نہ لگا سکے۔ تب شاہی جادوگر کی طاقت کا راز معلوم کرکے اسے اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کریں گے۔"

کامنی کی تجویز بڑی معقول تھی۔ نسطور نے کہا۔

"تم نے ٹھیک مشورہ دیا ہے کامنی' مگر اس کے لئے ہمیں شاہی جادوگر سے دوستی کرنی ہوگی تاکہ اس کے قریب رہ کر اژدھا کے منکے کا سراغ لگا سکیں' اور یہ آسان کام نہیں ہے۔ اژدھا نے کہا ہے کہ شاہی جادوگر بڑا ہوشیار اور مکار ہے۔"

کامنی کچھ سوچنے لگی۔ پھر اس نے کہا۔

"اس کی ایک ہی ترکیب ہے کہ تم غائب ہوکر اس کے ساتھ رہو۔ اس پر کسی بات سے اپنی دوستی کا اثر ڈالو۔ وہ اسی طرح ہمارے ساتھ مل سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ ہمارا دوست بن جائے اور ہمیں سبز منکے کے بارے میں بتادے' یا پھر غیبی حالت میں خود معلوم کرلیں کہ وہ اژدھا کا منکا کہاں رکھتا ہے۔ ہم وہاں سے نکال سکتے ہیں۔"

نسطور بولا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ دن نکلنے دو۔ پھر شاہی محل کی طرف چلیں گے۔"

تھوڑی دیر میں صبح ہوگئی۔ ہر طرف دن کی روشنی پھیل گئی۔ نسطور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کامنی ناگن کو سانپ کی شکل میں اپنی کلائی پر لپیٹا اور غائب ہوگیا۔ غائب ہوتے ہی وہ فرعون کے شاہی محل کی طرف اڑنے لگا۔ فرعون کا شاہی محل شہر کے وسط میں تھا۔

اس کے باہر سپاہیوں کا زبردست پہرہ تھا۔ کوئی چڑیا بھی اندر نہیں جاسکتی تھی۔ نسطور غائب تھا۔ وہ بڑی آسانی کے ساتھ حبشی سپاہیوں کے سامنے سے گزر کر شاہی محل کے باغ میں داخل ہوگیا۔ محل میں نوکر کنیزیں اور غلام ادھر ادھر کام میں لگے ہوئے تھے۔ نسطور غیبی حالت میں ہی محل کے دربار میں پہنچ گیا۔ دربار خالی تھا۔ فرعون کا تخت بھی خالی پڑا تھا۔ کامنی نے دھیمی آواز میں کہا۔

"نسطور! یہ پتہ کرو کہ شاہی جادوگر کا کمرہ کہاں ہے۔"

نسطور بولا۔

"یہ تو کسی سے پوچھ کر ہی پتہ چل سکتا ہے، مگر میں کسی سے بات نہیں کرسکتا۔ وہ ڈر کر بھاگ جائے گا کہ یہ غیبی آواز کہاں سے آگئی ہے۔"

کامنی کہنے لگی۔

"ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ شاہی جادوگر کی شکل کیسی ہے۔"

نسطور بولا۔

"ابھی سب معلوم کرلیتے ہیں۔"

نسطور نے محل میں پھرنا شروع کردیا۔ وہ ایک کمرے میں گیا جہاں ملکہ اور شہزادیاں بیٹھی باتیں کررہی تھیں۔ نسطور کو کسی نے نہ دیکھا۔ وہ دوسرے کمرے میں گیا۔ وہاں دو آدمی بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ ان میں ایک کا سر منڈا ہوا تھا۔ رنگ سانولا تھا، جسم بھاری تھا اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔ صاف لگتا تھا کہ یہ بڑا ہوشیار آدمی ہے۔ اس کے سامنے ایک بوڑھا آدمی بیٹھا تھا۔ بوڑھے آدمی نے کہا۔

"تمہیں یہ کام بڑی ہوشیاری سے کرنا ہوگا، کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کسی کو ذرا سا بھی شک پڑگیا تو تم پر مصیبت آجائے گی اور تم اپنے مقصد میں کامیاب بھی نہ ہوسکو گے۔"

منڈے ہوئے سر والا آدمی بولا۔

"تم فکر نہ کرو۔ آخر میں بھی شاہی جادوگر ہوں، کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں۔ مجھے سب معلوم ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے........"

اچانک بات کرتے کرتے شاہی جادوگر رک گیا اور اُدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ بوڑھے نے پوچھا۔

"کیا بات ہے؟ تم بات کرتے کرتے رک کیوں گئے ہو؟"

شاہی جادوگر نے کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں۔ اچھا میں چلتا ہوں۔"

یہ کہہ کر شاہی جادوگر اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔

نسطور اور کامنی کو پتہ چل گیا تھا کہ یہی شاہی جادوگر ہے۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ شاہی جادوگر جو بات کرتے کرتے اچانک رک گیا تھا تو اسے محسوس ہوا تھا کہ کمرے میں کوئی غیبی طاقت موجود ہے۔ آخر وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر تھا۔ اس کی طلسمی طاقت نے اسے بتادیا تھا کہ کوئی ہوائی شے کمرے میں موجود ہے، مگر شاہی جادوگر نے نسطور کو دیکھا نہیں تھا۔ اس کے پاس اتنا طلسم نہیں تھا کہ نسطور کو غیبی حالت میں دیکھ سکتا، لیکن اسے شک پڑگیا تھا کہ کوئی غیبی شخص ضرور کمرے میں تھا۔

شاہی جادوگر وہاں سے سیدھا محل کے پچھلے گیٹ کی طرف گیا۔ گیٹ کی ڈیوڑھی میں وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوا اور شاہی قبرستان کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کو جو کسی غیبی طاقت کے اپنے قریب ہونے کا شک پڑا ہے وہ محض اس کا وہم ہے یا واقعی کوئی ہوائی مخلوق اس کی نگرانی کرنے لگی ہے۔ نسطور بھی ہوا میں پرواز کرتا ہوا شاہی جادوگر کے سر کے اوپر بلندی پر اڑ رہا تھا۔ کامنی کہنے لگی۔

"یہ کہاں جارہا ہے؟"

نسطور نے کہا۔

"ہوسکتا ہے یہ قبرستان کی طرف ہی جارہا ہو۔"

شاہی جادوگر گھوڑے پر سوار شہر سے باہر نکل گیا تھا۔ چاروں طرف دھوپ چمک رہی تھی۔ شاہی جادوگر صحرا میں سے گزر رہا تھا۔ اس کا گھوڑا تیز دوڑ رہا تھا۔ وہ اہرام مصر کے قریب آیا تو نسطور نے کامنی سے کہا۔

"یہ قبرستان ہی کی طرف جارہا ہے۔"

شاہی جادوگر قبرستان میں داخل ہوگیا۔ اس نے گھوڑے کو ایک جگہ کھڑا کیا اور قبروں میں سے ہوتا ہوا ایک چھوٹے سے اہرام کے پاس آکر

رک گیا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ جب اسے یقین ہوگیا کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تو اس نے اہرام کے پیچھے آکر ایک جگہ پتھر کو زور سے دبایا۔ پتھر کی سل سرکنے لگی۔ وہاں ایک راستہ نظر آنے لگا۔ شاہی جادوگر اندر داخل ہوا، اس نے اندر سے ایک پتھر کو دبایا۔ شگاف کے آگے دوبارہ پتھر آگیا اور وہ بند ہوگیا۔

نسطور بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"میں اندر جانے لگا ہوں۔"

کامنی بولی۔ "ہوشیار رہنا۔ بڑا خطرناک جادوگر ہے۔"

نسطور کے پاس اس کی طلسمی انگوٹھی موجود تھی۔ اس کی طاقت اس کے پاس تھی۔ اسے پتھر کی دیوار میں سے گزرنے کے لئے کسی دروازے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بڑی آسانی سے پتھر کی دیوار میں سے گزر گیا۔ دوسری طرف جاکر اس نے دیکھا کہ ایک سرنگ بنی ہوئی ہے۔ سرنگ آگے جاکر کافی کھلی ہوگئی۔ ایک دالان آگیا۔ سامنے چبوترے پر ایک قبر تھی۔ قبر پر شاہی جادوگر بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور لب ہل رہے تھے۔ اچانک اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ شاہی جادوگر کو پھر کسی غیبی طاقت کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور پتھر کا مینڈک بن گیا

شاہی جادوگر نے مڑ کر دیکھا۔

اسے کوئی انسان دکھائی نہ دیا۔ نسطور نے سرگوشی میں کامنی ناگن سے کہا۔

"اس نے مڑ کر کیوں دیکھا ہے؟ کہیں اس نے ہمیں دیکھ تو نہیں لیا؟"

کامنی نے سرگوشی میں جواب دیا۔

"نہیں! یہ ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔ تم خاموشی سے ایک طرف کھڑے رہو۔ دیکھتے ہیں یہ کیا کرتا ہے۔ ہوسکتا ہے ہمیں اژدھا کے منکے کا سراغ مل جائے۔"

شاہی جادوگر نے ایک خاموش منتر پڑھ کر قبر پر پھونکا۔ قبر کے اندر سے مردہ کنیز کی آواز آئی۔

"میرے آقا!"

شاہی جادوگر نے جب دیکھا کہ کنیز مردوں کی زبان میں بول رہی ہے تو

پوچھا۔

"تم مردوں کی زبان میں کیوں بات کر رہی ہو؟"

مردوں کی زبان خاموش زبان ہوتی ہے۔ اسے سوائے مردے کے یا کسی ایسے جادوگر کے جس نے کسی مردے کا طلسم حاصل کر رکھا ہو اور کسی مردے کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہو، دوسرا کوئی نہیں سن سکتا۔ شاہی جادوگر اور کنیز کی آواز کو نسطور نے بھی نہیں سنا تھا۔ قبر کے اندر سے مردہ کنیز کی آواز آئی۔

"میرے آقا! میں مردوں کی زبان میں اس لئے بول رہی ہوں کہ کوئی سن نہ لے۔"

شاہی جادوگر نے اس مردوں والی خاموش زبان میں پوچھا۔

"کوئی اور کون سنے گا۔ یہاں میرے سوا تو کوئی بھی نہیں ہے۔"

مردہ کنیز کی آواز آئی۔

"یہاں تمہارا طلسم تمہیں دھوکا دے گیا ہے۔ میں تمہارے پیچھے ایک غیبی انسان کو دیکھ رہی ہوں جو تمہاری ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہا ہے۔"

شاہی جادوگر پریشان ہوگیا۔ اسے پہلے ہی شک پڑا تھا کہ کوئی غیبی شے اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اس کو اس لئے بھی پریشانی ہو رہی تھی کہ یہ کوئی اس سے بھی زیادہ طلسمی طاقت رکھنے والا شخص ہے جو غائب ہے اور اسے نظر نہیں آرہا۔ اس نے کنیز سے مردوں کی خاموش زبان میں کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون میرا دشمن غائب ہو کر میرا پیچھا کر رہا ہے۔"

مردہ کنیز کی آواز آئی۔

"میری قبر پر ہاتھ لگا کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ لگاؤ۔ تم غیبی آدمی کو دیکھ سکو گے۔"

شاہی جادوگر نے آہستہ سے کنیز کی قبر پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر وہی ہاتھ باری باری اپنی آنکھوں کو لگایا اور پیچھے گردن گھما کر دیکھا اسے نسطور دیوار کے ساتھ کھڑا صاف نظر آگیا۔ نسطور بھی گھبرا گیا۔ اسے یوں لگا جیسے شاہی جادوگر نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اس نے کامنی ناگن سے کہا۔

"کامنی! لگتا ہے اس شخص نے مجھے دیکھ لیا ہے۔"

کامنی بولی۔

"تمہیں خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے۔ اس کے سامنے چلے جاؤ۔ آزما کر دیکھ لو کہ وہ تمہیں دیکھ سکتا ہے کہ نہیں۔"

نسطور دیوار سے ہٹ کر کنیز کی قبر کے پاس آگیا۔ شاہی جادوگر اب اس کے بالکل سامنے تھا۔ اس نے ایک ہاتھ شاہی جادوگر کی آنکھوں کے سامنے لے جا کر لہرایا۔ شاہی جادوگر نسطور کو بالکل صاف دیکھ رہا تھا، مگر وہ اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ نسطور ہاتھ کبھی اس کی آنکھوں کے پاس لے جاتا، کبھی پیچھے لے جا کر پھر اس کی آنکھوں کے بالکل سامنے لے جاتا۔ عام حالت میں اگر وہ کسی کے ساتھ

ایسی حرکت کرتا تو وہ ضرور اس کا ہاتھ پیچھے ہٹا دیتا، یا جلدی سے پیچھے ہٹ جاتا مگر شاہی جادوگر نے ایسا نہ کیا۔ وہ نسطور کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اسے نہیں دیکھا۔ شاہی جادوگر ویسے ہی بیٹھا رہا اور مردوں کی خاموش زبان میں کنیز کے مردے سے باتیں کرتا رہا۔ کہنے لگا۔

"میری کنیز! تم نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ یہ شخص کوئی بہت بڑا جادوگر ہے اور کسی خاص مقصد کے ساتھ میرا تعاقب کرتا یہاں آیا ہے۔ میں اس پر بالکل ظاہر نہیں کروں گا کہ میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں اب یہ معلوم کروں گا کہ یہ میرے پیچھے کیوں لگا ہے۔"

مردہ کنیز نے کہا۔

"یاد رکھو۔ میرا طلسم مجھے بتا رہا ہے کہ یہ کوئی بڑا خطرناک مقصد لے کر آیا ہے اور یہ کسی اور دنیا کا باشندہ معلوم ہوتا ہے۔"

مردہ کنیز اور شاہی جادوگر کی باتیں نسطور اور کامنی کو بالکل سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ نسطور نے سرگوشی میں کامنی سے کہا۔

"کامنی! شاہی جادوگر اتنی دیر سے قبر پر خاموش کیوں بیٹھا ہے؟"

کامنی نے سرگوشی میں جواب دیا۔

"شاید کوئی خفیہ طلسم کر رہا ہے۔ تم یہیں ٹھہرے رہو۔"

شاہی جادوگر نے مردہ کنیز سے مردوں کی خاموش زبان میں کہا۔

"میں تم سے اپنا اژدھا کا منکا لینے آیا تھا مگر اب میں نہیں لوں گا۔ تم نے مجھے منکا دیا تو یہ غیبی شخص دیکھ لے گا۔ ہو سکتا ہے یہ اژدھا کے منکے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی تلاش میں ہی میرے پیچھے لگا ہو۔"

مردہ کنیز کی آواز آئی۔

"شاید ایسا ہی ہو۔ اژدھا کا منکا میرے پاس تمہاری امانت کے طور پر پڑا ہوا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ مجھ سے منکا کوئی نہیں چھین سکتا' تمہارے سوا جو کوئی میری قبر میں ہاتھ ڈالے گا اس کا ہاتھ اس کے بازو سے کٹ کر الگ ہوجائے گا۔"

شاہی جادوگر نے خاموش آواز میں کہا۔

"اب میں جاتا ہوں۔ تم میرے منکے کی حفاظت کرنا میں پھر کسی مناسب وقت آکر تم سے اژدھا کا منکا لے جاؤں گا۔"

شاہی جادوگر قبر سے اٹھا اور سرنگ میں واپس چل پڑا۔ نسطور بھی اس کے پیچھے ہوگیا۔ شاہی جادوگر قبر سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوا اور صحرا میں گھوڑا دوڑاتا ہوا شاہی محل کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستے میں اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ اسے غیبی شخص دکھائی نہ دیا۔ اس وقت نسطور اس کے اوپر کافی بلندی پر ہوا میں اڑ رہا تھا۔ نسطور ہوا میں اڑ رہا تھا۔ شاہی جادوگر گھوڑے پر سوار صحرا میں چلا جارہا تھا۔

شاہی محل کے پچھلے دروازے پر آکر شاہی جادوگر نے گھوڑا ایک ملازم کے حوالے کیا اور خود اپنے شاہی کمرے کی طرف چلنے لگا۔ نسطور اب زمین پر اتر آیا تھا اور شاہی جادوگر کے پیچھے پیچھے تھا۔ محل کے دروازے پر شاہی جادوگر نے کسی بہانے سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے غیبی

شخص یعنی نسطور پھر نظر آنے لگا۔

شاہی جادوگر کو سخت غصہ آیا کہ یہ کون دشمن ہے جو غائب ہوکر اس کے پیچھے لگ گیا ہے۔ وہ اپنے کمرے میں آگیا۔ نسطور بھی کمرے میں آگیا۔ شاہی جادوگر تخت پوش پر بیٹھ گیا اور ایک طلسم کی کتاب کھول کر دیکھنے لگا۔ اسے سخت پریشانی ہورہی تھی' کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ نسطور اس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا اس کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا ہے۔ اب شاہی جادوگر نے اپنا طلسم آزمانے کا فیصلہ کرلیا۔ اس نے کتاب میں سے ایک منتر نکالا اور اسے پڑھ کر ہوا میں پھونکا۔ اس منتر کا یہ اثر ہوتا تھا کہ اگر پندرہ قدموں کے فاصلے پر کوئی انسان یا چرند پرند موجود ہوتو وہ اسی وقت بے ہوش ہوکر گر پڑتا تھا' مگر نسطور پر کوئی اثر نہ ہوا۔

نسطور دیکھ رہا تھا کہ شاہی جادوگر نے کوئی منتر پڑھ کر پھونکا ہے۔ وہ یہی سمجھا کہ یہ کوئی اپنا طلسم کررہا ہے۔ شاہی جادوگر نے کانی آنکھ سے دیکھا کہ نسطور پر اس کے طلسم کا کوئی اثر نہیں ہوا تو اس نے دوسرا' تیسرا اور پھر چوتھا منتر پڑھ کر پھونکا' مگر کسی منتر کا بھی نسطور پر اثر نہ ہوا اور وہ بے ہوش ہوکر نہ گرا۔

اب شاہی جادوگر کے سامنے صرف ایک ہی ترکیب باقی رہ گئی تھی کہ وہ آتشی منتر پڑھ کر غیبی آدمی پر پھونکے۔ یہ منتر ایک خاص منتر تھا جس کو پھونکنے کی جادوگر کو زندگی میں صرف دو بار ہی اجازت تھی۔ ایک بار اس نے یہ منتر اس وقت پڑھ کر پھونکا تھا جب اس کی زندگی سخت خطرے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ اب صرف ایک موقع باقی رہ گیا تھا۔ شاہی جادوگر آتشی منتر پڑھنے لگا۔ کامئی ناگن کو اچانک خطرے کا احساس ہوا' اس نے کچھ گھبراہٹ میں نسطور سے کہا۔

"نسطور! مجھے لگتا ہے کہ شاہی جادوگر ہم پر کوئی طلسم کر رہا ہے یہاں سے باہر نکل چلو۔"

مگر نسطور جو کہ بھولا بھالا بھی تھا اور دنیا کے لوگوں کی عیاریوں کے بارے میں زیادہ ہوشیار نہیں رہتا تھا بولا۔

"ارے کامئی بہن! تم تو یونہی پریشان ہوتی ہو' تم دیکھ لینا ابھی دا اژدھا کا منکا کہیں سے نکالے گا۔ پھر ہم اسے لے کر فرار ہو جائیں گے۔"

اتنی دیر میں شاہی جادوگر آتشی منتر پورا کر چکا تھا۔ اس نے اچانک گردن گھما کر جہاں نسطور کھڑا تھا اس طرف دیکھا اور زور سے تین بار پھونک ماری۔ اس کے منہ سے پہلے تو چنگاریاں نکلیں۔ پھر آگ کے شعلے نکل کر نسطور پر گرے اور نسطور پتھر کا مینڈک بن کر زمین پر گر پڑا۔ کامئی ناگن بھی اس کے ساتھ ہی پتھر کا ننھا سا سانپ بن کر مینڈک کے ساتھ چمٹ گئی۔ شاہی جادوگر نے ایک غیبی آدمی کو پتھر کے مینڈک کی شکل میں دیکھا تو جلدی سے اسے اٹھایا اور غور سے دیکھنے لگا۔ اسے مینڈک کے ساتھ چمٹا ہوا ننھا سا باریک سانپ بھی دکھائی دیا۔ اس نے غصے میں کہا۔

"تو تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔ اب تم ہمیشہ کے لئے پتھر کا مینڈک بن کر پتھر کے مرتبان میں پڑے رہو گے' تمہیں معلوم نہیں تھا کہ شاہی

جادوگر سے دشمنی کرنے والا کبھی زندہ نہیں بچتا۔ تم جو کوئی بھی ہو اب تم پتھر بن چکے ہو اور قیامت تک پتھر کے مینڈک ہی بنے رہو گے۔"

شاہی جادوگر کمرے کے کونے میں گیا۔ کونے میں پتھر کا ایک مرتبان پڑا تھا۔ اس نے اس کا ڈھکنا اٹھایا۔ پتھر کے مینڈک یعنی نسطور اور کامئی ناگن کو مرتبان میں ڈالا اور اوپر سے ڈھکن دے دیا۔ مرتبان میں گرتے ہی کامئی ناگن سمجھ گئی کہ اسے کسی کنوئیں میں گرا دیا گیا ہے۔ اسے تھوڑا تھوڑا ہوش تھا' مگر وہ نہ آواز نکال سکتی تھی نہ حرکت کر سکتی تھی۔ اس نے بڑی مشکل سے جسم کا سارا زور لگا کر نسطور کو آواز دی۔ اس کی آواز اتنی کمزور اور دھیمی تھی کہ خود وہ بھی اپنی آواز مشکل سے سن سکی۔ نسطور کو بالکل ہوش نہیں تھا۔ وہ سیدھا سادہ بھولا بھالا جن تھا۔ جادوگر کے طلسم نے اسے مینڈک بنایا تو اسے کچھ ہوش نہ رہا۔ کامئی ناگن شروع ہی سے بڑی ہوشیار اور ذہین تھی' اور ذہین لوگ اتنی جلدی بے ہوش نہیں ہوا کرتے۔

کامئی ناگن نے دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ سانپ کی حالت میں پتھر بنی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی پتھرا چکی تھیں۔ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے بڑی کوشش کی مگر مرتبان کے اندر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اسے کچھ نظر نہ آیا۔ ایک بار پھر اس نے نسطور کو پکارا' مگر اس کی آواز نہ نکل سکی۔ اس نے اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کرنا چاہا مگر وہ بڑی باہمت عورت تھی۔ وہ اونچا بولنے کی مسلسل کوشش کرتی رہی۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوشش میں وہ تھک گئی اور پھر اسے کوئی ہوش نہ رہا۔

دوسرے روز شاہی جادوگر نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرتبان کے اندر پڑے پڑے غیبی انسان پھر سے زندہ ہوجائے' کیونکہ آخر وہ بھی کوئی زبردست جادوگر ہی ہوگا جو غائب ہوکر اس کا تعاقب کرتا پھرتا تھا۔ یہ سوچ کر شاہی جادوگر نے مرتبان میں سے پتھر کے مینڈک یعنی نسطور کو نکالا اور گھوڑے پر سوار ہوکر شہر سے باہر چلا گیا۔ شہر کے باہر ویران پتھریلے سنسان پہاڑوں کے درمیان ایک پرانا اجڑا ہوا مندر تھا۔ اس مندر کے پیچھے ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ شاہی جادوگر نے پتھر کا مینڈک تالاب میں پھینک دیا۔ مینڈک تالاب میں گرتے ہی ڈوب گیا۔ جادوگر قہقہہ لگا کر بولا۔

"اب تم یہاں سے کبھی باہر نہ نکل سکو گے۔"

شاہی جادوگر واپس چلا گیا۔

تالاب کے پانی میں گرتے ہی کامنی ناگن کو محسوس ہوگیا کہ وہ پانی میں گر پڑی ہے۔ اسے اپنے پتھر کے بدن پر پانی کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اس نے ایک بار پھر کوشش کی کہ کسی طرح پوری طرح ہوش میں آئے' مگر اس کا جسم بالکل بے حس ہوگیا ہوا تھا۔ وہ ذرا سی بھی حرکت نہیں کر سکتی تھی اور پانی کے اندر گرنے سے وہ بول بھی نہیں سکتی تھی۔

نسطور اور کامنی ناگن کو پتھر کے مینڈک کی شکل میں تالاب میں پڑے سات دن گزر چکے تھے۔ آٹھویں روز ایسا ہوا کہ تالاب کے کنارے جو اجڑا ہوا مندر تھا وہاں آدھی رات کو ایک بدروح آگئی۔ اس نے اتنی

زور سے چیخ ماری کہ سارا مندر کانپ گیا۔ یہ کسی چڑیل کی بدروح تھی' یعنی یہ چڑیل مر چکی تھی اور اب اس کی بدروح دنیا میں بھٹکتی پھرتی تھی۔ یہ چیخ اتنی بھیانک تھی کہ سانپ اپنے بلوں سے نکل کر بھاگ گئے۔ درختوں پر سوئے ہوئے پرندے دہشت کھا کر بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ تالاب کے پانی میں ہل چل پیدا ہوگئی۔ اس چیخ کی ہلکی سی آواز کامنی ناگن نے پتھر کی حالت میں بھی سنی۔ چڑیل کی بدروح نے دوسری بار چیخ ماری اور بھیانک آواز میں کہا۔

"مجھے پانی پلاؤ۔ مجھے پیاس لگی ہے۔"

یہ کہتی وہ ویران مندر سے نکل کر تالاب کے پاس آگئی۔ اس نے پانی دیکھا تو خوشی سے اچھلنے لگی۔ پھر چڑیل کی بدروح نے زمین پر بیٹھ کر تالاب کے پانی کے ساتھ منہ لگا دیا اور پانی پینے لگی۔ دیکھتے دیکھتے تالاب کا پانی اترنے لگا۔ چڑیل کی بدروح تالاب کا سارا پانی پی گئی۔ تالاب کا پانی ختم ہوگیا' اس کی تہہ کا کیچڑ نظر آنے لگا۔ بدروح نے خوش ہوکر ایک اور چیخ ماری اور غائب ہوگئی۔

تالاب کی تہہ صاف نظر آرہی تھی۔ جگہ جگہ کیچڑ میں طرح طرح کی چیزیں پھنسی ہوئی تھیں۔ ایک جگہ کیچڑ میں پتھر کا مینڈک بھی پڑا تھا۔ اچانک ایک طرف سے ایک لومڑ آگیا۔ اس کی تیز آنکھوں نے کیچڑ میں مینڈک کو دیکھا تو لپک کر اسے اٹھایا اور منہ میں ڈال لیا۔ جب اسے پتہ چلا کہ مینڈک اصلی نہیں بلکہ پتھر کا ہے تو اس نے اسے کنارے پر پھینک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا۔ اب نسطور اور کامنی ناگن پتھر کے مینڈک کی شکل میں تالاب کے کنارے پڑے تھے۔ دو دن دو راتیں وہ وہیں پڑے رہے۔ تیسرے دن ادھر سے ایک سپیرے کا گزر ہوا۔ وہ بین بجاتا چلا آرہا تھا۔ اس نے زمین پر پتھر کا ایک مینڈک پڑا دیکھا تو اسے اٹھا کر اپنے جھولے میں ڈال لیا کہ تماشہ دکھانے کے کام آئے گا۔

سپیرا پتھر کے مینڈک کو اپنے جھونپڑے میں لے گیا۔ وہاں لے جا کر اس نے اسے نکال کر غور سے دیکھا۔ اسے مینڈک کے جسم سے چمٹا ہوا باریک سا سانپ بھی نظر آیا مگر اس نے یہی سمجھا کہ یہ کوئی پتھر کا کھلونا ہی ہے۔ اس نے پتھر کے مینڈک کو کونے میں ایک پٹاری میں بند کر دیا۔ کامنی ناگن کو اب ذرا ذرا ہوش آنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں دھندلی دھندلی چیزیں دیکھنے لگی تھیں، مگر نسطور اسی طرح بے ہوش اور بے حس تھا۔ وہ بالکل پتھر بن چکا تھا۔ اسی رات کو کامنی ناگن نے محسوس کیا کہ اسے سانپ کی بو آرہی ہے۔ سمجھ گئی کہ وہ کسی ایسی جگہ آگئی ہے جہاں کوئی سانپ قریب ہی ہے۔

کامنی نے سانپ کی زبان میں منہ سے سسکار آواز نکالی۔ اس کی آواز اب پہلے کی طرح کمزور نہیں تھی۔ ساتھ والی پٹاری میں سپیرے نے ایک کنڈلا سانپ بند کر رکھا تھا جو اس نے ایک قبرستان سے پکڑا تھا۔ یہ سانپ بڑا زہریلا تھا۔ کنڈلے سانپ نے آواز سنی تو چونک کر پٹاری کے اندر بیٹھے بیٹھے اپنا پھن کھول دیا۔ اسے ایک مدت کے بعد کسی سانپ نے

اس کی زبان میں آواز دی تھی۔ اس نے بھی منہ سے سیٹی کی آواز نکال کر پوچھا۔

"تم کہاں ہو؟"

کامنی ناگن نے جواب میں سانپ کی آواز سنی تو اس میں نئی ہمت پیدا ہوگئی۔ اس کا حوصلہ بلند ہوگیا۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔

"میں کامنی ناگن ہوں۔ میں ناگ دیوتا شیش ناگ کی دیوی ہوں۔ مجھے سپیرے نے تمہارے ساتھ والی پٹاری میں بند کر رکھا ہے۔"

کنڈلا ناگ نے شیش ناگ دیوتا کی دیوی کا نام سنا تو جلدی سے پٹاری کا ڈھکن اٹھا کر باہر نکل آیا۔ ساتھ والی پٹاری کا ڈھکنا ذرا سا اٹھایا اور اس کے اندر آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اندر کوئی سانپ نہیں ہے۔ اس کی جگہ ایک پتھر کا مینڈک پڑا ہوا ہے۔ کنڈلے سانپ نے سانپوں کی زبان میں پوچھا۔

"شیش ناگ کی دیوی! تم کہاں ہو؟"

کامنی نے کہا۔

"میں پتھر کے مینڈک کے ساتھ پتھر بن کر چمٹی ہوئی ہوں۔ شاہی جادوگر نے مجھے اور میرے بھائی نسطور کو پتھر بنا دیا ہے۔ یہ مینڈک میرا بھائی نسطور ہے۔"

کنڈلا سانپ نے اپنا منہ آگے کر کے غور سے پتھر کے مینڈک کو دیکھا اسے مینڈک پر ایک سانپ کی لکیر سی نظر آئی۔ وہ حیران ہو کر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے شیش ناگ کی دیوی! اس شاہی جادوگر کو تمہیں پتھر بنانے کی ہمت کیسے ہوئی؟ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ تم زمین کے اندر بسنے والے سانپوں کے سب سے بڑے ناگ دیوتا کی دیوی ہو؟"

کامنی نے کہا۔

"شاہی جادوگر کا طلسم بڑا طاقتور تھا۔ اس کے آگے میں کچھ نہ کر سکی۔ اب کسی طرح تم کوئی ایسا طریقہ نکالو کہ جادوگر کا جادو ٹوٹے اور میں اور میرا بھائی پھر سے زندہ ہو جائیں۔"

کنڈلا سانپ سوچ میں پڑ گیا۔ کہنے لگا۔

"دیوی! یہ کام میرے بس میں نہیں ہے۔ میں نہ تو کوئی طلسم جانتا ہوں اور نہ جادوگر ہوں، مگر میں ششدر ناگ سے جا کر بات کرتا ہوں۔ وہ ہم سب سانپوں کا بزرگ سانپ ہے۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی علاج بتا دے گا۔"

کامنی ناگن بولی۔

"مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔"

کنڈلا سانپ بولا۔

"دیوی! تم پتھر کی بن چکی ہو۔ میں اتنا وزن منہ میں اٹھا کر نہیں چل سکتا۔ ششدر ناگ یہاں سے کافی دور پہاڑی غار میں رہتا ہے۔ تم یہاں میرا انتظار کرو میں سب معلومات حاصل کر کے واپس آجاؤں گا۔"

یہ کہہ کر کنڈلا سانپ پٹاری میں سے نکل کر پہاڑوں کی طرف روانہ

ہو گیا۔ راستے میں ایک دریا آیا۔ وہ دریا تیر کر پار کر گیا۔ اسے دور پہاڑوں سے ششدر ناگ کی بو آنے لگی تھی۔ وہ بو کے پیچھے پیچھے میدان میں بڑی تیزی سے دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ آخر وہ ان پہاڑوں کے درمیان پہنچ گیا جہاں ایک غار میں بزرگ سانپ ششدر ناگ رہتا تھا۔

یہ ایک اندھیرا ویران غار تھا۔ کنڈلا سانپ غار میں داخل ہوا تو اسے ششدر ناگ کی رعب دار آواز آئی۔

"کون ہو؟"

کنڈلا ناگ نے کہا۔

"ششدر ناگ! میں ہوں کنڈلا سانپ!"

"کس لئے آئے ہو؟" ششدر ناگ نے پوچھا۔

کنڈلا بولا۔

"آنے کی اجازت دیں تو قریب آکر اپنے آنے کی وجہ بیان کروں۔"

"آجاؤ۔"

ششدر ناگ نے اجازت دے دی۔ کنڈلا ناگ غار کے اندر رینگتا ہوا ایک چبوترے کے سامنے آگیا۔ چبوترے کے اوپر ایک بڑا بوڑھا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس کے سر پر سفید بال اگ آئے تھے۔ آنکھوں پر بھی سفید بال اگے ہوئے تھے۔ یہ ششدر ناگ تھا۔ ششدر ناگ نے پوچھا۔

"اب بتا کنڈلے ناگ تو کس لئے آیا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنڈلے ناگ نے ساری کہانی بیان کردی۔ ششدر ناگ بولا۔

"شیش ناگ دیوتا کی دیوی کو ہم ضرور اس مصیبت سے نکالیں گے۔ شیش ناگ ہمارا زمین کے اوپر رہنے والے سانپوں کا بھی بزرگ دیوتا ہے۔ تم اسے میرے پاس لے آؤ۔"

کنڈلا ناگ نے کہا۔

"ششدر ناگ! وہ پتھر کے مینڈک کی شکل میں ہے اور اتنی بھاری چیز میں اٹھا کر اتنی دور نہیں لاسکتا۔"

ششدر ناگ نے کنڈلے سانپ کو ایک منتر بتایا اور کہا۔

"یہ خاص منتر ہے۔ اسے پڑھ کر پتھر کے مینڈک کو اپنے منہ میں اٹھالینا۔ تمہیں اس کا وزن بالکل محسوس نہیں ہوگا۔"

کنڈلا ناگ منتر یاد کرکے واپس چلا گیا۔ واپس سپیرے کی جھونپڑی میں آکر اس نے کامنی ناگن کو ساری بات بتائی۔

کامنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے ششدر ناگ کے پاس لے چلو۔"

کنڈلے ناگ نے منتر پڑھا اور کامنی ناگن یعنی پتھر کے مینڈک کو منہ میں اٹھالیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کوئی پھول منہ میں اٹھایا ہے۔ اسے پتھر کے مینڈک کا وزن بالکل محسوس نہیں ہورہا تھا۔ کنڈلا سانپ تیزی سے واپس روانہ ہوگیا۔

ششدر ناگ کے غار میں داخل ہوکر کنڈلے سانپ نے پتھر کا مینڈک

اس کے سامنے چبوترے پر رکھ دیا اور بولا۔

"بزرگ ناگ! یہ ہے شیش ناگ کی دیوی۔ پتھر کا مینڈک اس کا بھائی نسطور ہے۔ دیوی ناگن مینڈک کے ساتھ باریک دھاگے کی طرح چمٹی ہوئی پتھر بن چکی ہے۔"

ششدر ناگ نے کہا۔

"شیش ناگ دیوتا کی دیوی کو میرا سلام۔"

کامنی ناگن نے بھی سانپوں کی زبان میں ششدر ناگ کو ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"اے بزرگ ناگ! ہم دونوں بہن بھائی ہیں، شاہی جادوگر نے ہمیں اپنے جادو کے زور سے پتھر کا مینڈک بنادیا ہے۔"

ششدر ناگ کہنے لگا۔

"دیوی بیٹی! شاہی جادوگر بڑا زبردست اور طاقتور جادوگر ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، لیکن میں اس جادوگر کا توڑ جانتا ہوں۔"

کامنی ناگن نے جلدی سے کہا۔

"محترم بزرگ! مجھے اس کا توڑ بتائیں؟"

ششدر ناگ بولا۔

"تم پتھر کی حالت میں ہو بیٹی۔ تم کچھ نہیں کرسکتیں۔ یہ کام کنڈلے سانپ کو کرنا ہوگا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر ششدر ناگ نے کنڈلے سانپ سے کہا۔

"کنڈلے! یہاں سے دریا پار کر کے جنگل میں جاؤ۔ جنگل میں ایک کالی پہاڑی ہے، اس پہاڑی کے اندر ایک غار ہے۔ غار میں ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ اس تالاب کے کنارے ایک انسانی کھوپڑی تمہیں ملے گی، اس کھوپڑی کے اندر ایک کالا موتی چھپا ہوا ہے۔ وہ کالا موتی اندر سے نکال کر میرے پاس لے آؤ۔ ہاں یاد رکھو۔ انسانی کھوپڑی تمہیں دیکھ کر چیخ مارے گی اور ناک کے سوراخ میں سے آگ نکالے گی۔ اسے میرا نام بتا دینا، پھر وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گی۔ جاؤ جلدی جاؤ۔"

کنڈلے سانپ نے کہا۔

"میں ابھی جاتا ہوں۔"

اور کنڈلا سانپ تیزی سے غار میں سے نکل گیا۔ اس نے دریا پار کیا اور جنگل میں سے گزرنے لگا۔ آگے کالی پہاڑی آگئی۔ وہ پہاڑی کے غار میں گھس گیا۔ غار کے اندر ایک چھوٹا سا تالاب تھا، جس کے پاس ایک انسانی کھوپڑی پڑی تھی۔

○☆○

خونی چڑیلوں کا جنگل

جیسے ہی کنڈلا سانپ کھوپڑی کے قریب آیا کھوپڑی کے منہ سے ایک ڈراؤنی چیخ نکلی اور اس کی آنکھوں اور ناک کے سوراخوں میں سے چنگاریاں اور آگ کے شعلے نکلنے لگے۔

کنڈلا سانپ جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہوش کرو۔ مجھے ششدر ناگ نے کالا موتی لینے کے لئے تمہارے پاس بھیجا ہے۔"

ایک دم سے کھوپڑی میں سے چنگاریاں اور شعلے نکلنے بند ہوگئے۔ سانپ نے اپنا منہ کھوپڑی میں ڈالا۔ کھوپڑی کے اندر کالا موتی پڑا تھا۔ سانپ نے کالا موتی منہ میں ڈالا اور واپس روانہ ہوگیا۔ واپس آکر اس نے ششدر ناگ کو کالا موتی دے دیا۔ ششدر ناگ نے کالا موتی اپنے منہ میں دبایا اور اس کا رخ پتھر کے مینڈک کی طرف کرتے ہوئے کامنی سے کہا۔

"شیش ناگ دیوی! تم دونوں اپنی اصلی حالت میں واپس آنے والے ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ششدر ناگ نے کالے موتی کو اپنے منہ میں دبایا تو اس میں سے دھوئیں کی ایک لکیر نکل کر پتھر کے مینڈک پر پڑی اور ایک دم سے نسطور اپنی اصلی شکل میں واپس آگیا۔ کامنی ناگن بھی انسانی شکل میں واپس آگئی۔ نسطور نے اپنے سامنے ایک بزرگ سفید بالوں والے سانپ کو دیکھا تو کامنی سے حیران ہو کر پوچھنے لگا۔

"یہ کون بزرگ سانپ ہے کامنی؟ ہمیں کیا ہوگیا تھا۔"

کامنی نے کہا۔

"نسطور! یہ ششدر ناگ ہے' اور یہ کنڈلا ناگ ہے۔ شاہی جادوگر نے ہمیں پتھر کے مینڈک میں تبدیل کر دیا تھا۔ کنڈلا سانپ اور ششدر ناگ کی مہربانی سے ہم انسانی شکل میں واپس آئے ہیں۔ ورنہ ہم قیامت تک پتھر کے مینڈک ہی بنے رہتے۔"

نسطور نے بزرگ سانپ کا سانپوں کی زبان میں شکریہ ادا کیا اور کہا۔

"محترم ناگ! اب ہمیں کوئی ایسا طلسم بتائیں کہ جس کی مدد سے میرے دوست زکوٹا اور عمرو عیار ہوش میں آجائیں۔"

ششدر سانپ نے کہا۔

"نسطور! اس کا علاج اژدھا کے منکے میں ہی ہے' اور یہ منکا تمہیں شاہی جادوگر ہی سے کسی طرح چھین کر لانا ہوگا۔ اسے پانی میں ڈال کر تم پانی کے چھینٹے زکوٹا اور عمرو عیار پر مارو گے تو وہ فوراً ہوش میں آجائیں گے

اور کارلا جادوگرنی کا آتشی جادو ختم ہو جائے گا۔"

نسطور نے سوال کیا۔

"محترم ناگ! شاہی جادوگر سے اژدھا کا منکا کیسے حاصل کریں۔"

ششدر ناگ کہنے لگا۔

"شاہی جادوگر اس وقت دنیا کا سب سے بڑا شیطانی جادوگر ہے۔ تم اس کے پاس غائب ہو کر بھی جاؤ گے تو وہ تمہیں دیکھ لے گا اور تم پر جادو چلا دے گا۔"

نسطور بولا۔

"محترم ناگ! ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے' میں غائب ہو کر اس کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ اس نے مجھے غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا اور مجھ پر منتر پھونک کر پتھر کا مینڈک بنا دیا۔"

ششدر ناگ کہنے لگا۔

"وہ اب بھی تمہیں پتھر کا مینڈک بنا دے گا' اگر تم نے احتیاط سے کام نہ لیا۔"

کامنی نے پوچھا۔

"ہمیں کیا کرنا چاہئے' محترم ناگ؟ آپ ہی کچھ مشورہ دیں۔"

ششدر ناگ نے کہا۔

"شاہی جادوگر کی جان ایک آنکھ والے جن میں ہے۔ یہ جن یہاں سے شمال کی طرف سرخ چٹانوں والے جزیرے کے ایک غار میں رہتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ چھ مہینے سوتا ہے۔ چھ مہینے جاگتا ہے۔ آج کل وہ جاگ رہا ہے۔ اگر کسی طرح تم اس جن کو اپنے قابو میں کرلو تو شاہی جادوگر اپنے آپ تمہارے قبضے میں آجائے گا۔ پھر وہ تمہارا ہر حکم ماننے پر مجبور ہوگا' اس طرح تم اس سے اژدھا کا منکا حاصل کرسکو گے۔ اس کے سوا دوسرا کوئی طریقہ اژدھا کا منکا حاصل کرنے کا نہیں ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"ہم ایک آنکھ والے جن کو ضرور قابو میں کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیں اپنے اللہ پر بھروسہ ہے۔ ہم انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔"

کامنی ناگن نے پوچھا۔

"محترم ناگ! ہمیں سرخ چٹانوں والے جزیرے کا پورا راستہ بتادیں۔"

ششدر ناگ کہنے لگا۔

"تم یہاں سے شمال کی طرف جاؤ گے تو آگے دو دریا آئیں گے۔ دونوں دریاؤں کو پار کرجانا۔ اس کے بعد ایک جنگل آئے گا' اس جنگل میں خونخوار بدروحیں اور چڑیلیں رہتی ہیں۔ وہ تمہیں دیکھ کر بڑا شور مچائیں گی' تمہیں ہلاک کرنے کو دوڑیں گی۔ تمہارا کام ہے کہ ان سے بچ کر نکل جاؤ۔ جنگل ختم ہوگا تو آگے سمندر شروع ہوجائے گا۔ سمندر میں کافی آگے جاکر ایک جزیرہ تمہیں دکھائی دے گا' اس کی سرخ چٹانیں دور سے نظر

آجاتی ہیں۔ ان چٹانوں کے ایک غار میں ایک آنکھ والا جن رہتا ہے۔ خبردار! پوری طرح چوکنے رہنا' کیونکہ آج کل جن جاگ رہا ہے اور وہ جزیرے میں گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ اس کی بڑی طاقت ہے وہ تمہیں چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہے۔ اب یہ تمہاری بہادری پر منحصر ہے کہ تم عقل اور دلیری سے کام لے کر اس جن کو اپنے قابو میں کرلو۔"

نسطور اور کامنی نے ششدر ناگ اور کنڈلا سانپ کی مدد کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور غار سے باہر نکل آئے۔ کنڈلا سانپ واپس سپیرے کی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ نسطور نے کامنی ناگن سے کہا۔

"کامنی بہن! سانپ کا روپ بدل لو تاکہ میں تمہیں کلائی سے لپیٹ کر اپنے سفر پر روانہ ہوسکوں۔"

کامنی ناگن نے ہلکی سی پھنکار ماری اور وہ عورت سے سانپ بن گئی۔ نسطور نے اسے کلائی سے لپیٹ لیا اور اپنی انگوٹھی چوم کر غائب ہوگیا۔ غائب ہوتے ہی وہ ہوا میں بلند ہوا اور شمال کی طرف اڑنے لگا۔ راستے میں دو دریا آئے۔ نسطور ان کے اوپر سے گزر گیا' پھر چڑیلوں کا جنگل آگیا۔ یہاں اچانک چیخوں کی آوازیں آنے لگیں۔ نسطور نے کہا۔

"یہ چڑیلوں کا جنگل ہے۔"

کامنی بولی۔

"ہوشیار رہنا نسطور! کوئی چڑیل حملہ نہ کردے۔"

ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہی تھی کہ اچانک ہوا میں پرواز کرتی دو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چڑیلوں نے حملہ کردیا۔ وہ جھپٹا مار کر نسطور پر گریں۔ نسطور جلدی سے ایک طرف ہوگیا۔ چڑیلوں نے چیخیں ماریں اور دوسرا حملہ کردیا۔ نسطور تیزی سے ایک طرف غوطہ لگاگیا۔ دونوں چڑیلیں اس کے پیچھے لگ گئیں۔ کامئی ناگن نے کہا۔

"نسطور! ہمت سے کام لو۔ تم کوئی معمولی آدمی نہیں ہو۔ کوہ قاف کے نیک جن ہو اور نیکی کی طاقت کا مقابلہ شیطانی طاقت کبھی نہیں کرسکتی۔"

اس جملے سے نسطور کے اندر بے پناہ اعتماد پیدا ہوگیا۔ جیسے ہی چڑیلیں اس پر اوپر سے جھپٹیں نسطور نے اپنی طلسمی انگوٹھی کو چوم کر ان کی طرف زور سے پھونک ماری۔ نسطور کی پھونک آگ کا شعلہ بن کر چڑیلوں پر گری اور دونوں چڑیلوں کو آگ لگ گئی۔ وہ چیختی چلاتی نیچے گرنے لگیں اور انہیں زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ ہوگئیں۔ نسطور نے کہا۔

"دیکھا کامئی! میں نے دونوں چڑیلوں کو بھسم کرکے رکھ دیا ہے۔"

کامئی نے مسکرا کر کہا۔

"تم تو ہمت ہار بیٹھے تھے۔"

نسطور بولا۔ "ہاں مگر تمہاری باتوں نے میرے اندر پھر سے نیا جذبہ نئی ہمت پیدا کردی تھی۔"

نسطور ہوا میں آگے کی طرف پرواز کرنے لگا۔

چڑیلوں کا جنگل ختم ہوگیا۔ پھر سمندر آگیا۔ سمندر میں وہ کافی دور تک پرواز کرتا چلاگیا۔ ایک جگہ نسطور کو دور سمندر میں ایک چھوٹا جزیرہ نظر آیا جس کی سرخ نوکیلی چٹانیں دور سے نظر آرہی تھیں۔ نسطور نے کامئی کو بتایا کہ سرخ چٹانوں والا جزیرہ آگیا ہے۔ کامئی نے بھی سانپ کی آنکھوں سے دور جزیرے کی چٹانوں کو دیکھا اور کہنے لگی۔

"نسطور دھیان سے جزیرے میں اترنا۔ ششدر ناگ نے کہا تھا کہ ایک آنکھ والا جن آج کل جاگتا ہے اور جزیرے میں پھرتا رہتا ہے۔"

نسطور بولا۔

"مگر ہم تو غائب ہیں۔ وہ ہمیں کہاں دیکھ سکے گا۔"

کامئی نے کہا۔

"اس جن میں شاہی جادوگر کی جان ہے، اگر شاہی جادوگر ہمیں غیبی حالت میں دیکھ سکتا ہے تو یہ جن بھی ہمیں دیکھ سکتا ہے۔ اس لئے ہوشیار رہنا۔"

نسطور بولا۔ "اللہ مالک ہے۔"

نسطور جزیرے میں ایک جگہ درختوں میں اتر گیا۔

جزیرہ درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ جنگلی جھاڑیاں جگہ جگہ اگی ہوئی تھیں۔ درختوں کے ساتھ جنگلی بیلیں لپٹی ہوئی تھیں۔ جنگل میں دن کے وقت بھی گہرا سناٹا تھا اور زیادہ درختوں کی وجہ سے ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ نسطور کامئی ناگن کو کلائی کے ساتھ لپیٹے سرخ چٹانوں کی طرف جارہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا کہ اچانک زمین کانپنے لگی اور ساتھ ہی دھم دھم کی آواز آنا شروع ہوگئی۔ کامنی بولی۔

"کہیں اوٹ میں ہوجاؤ نسطور۔ ایک آنکھ والا جن آرہا ہے۔"

نسطور جلدی سے ایک بہت بڑے درخت کے پیچھے چھپ کر چٹانوں کی طرف دیکھنے لگا' اس نے دیکھا کہ ایک اونچا لمبا بھاری بھرکم موٹا تازہ جن ہاتھی کی طرح زمین پر پاؤں مارتا چلا آرہا ہے۔ اس کے چلنے سے زمین میں دھمک پیدا ہوتی تھی۔ اس کا سر اوپر درخت کی شاخوں سے ٹکرا رہا تھا۔ وہ اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے درختوں کی شاخیں توڑتا جارہا تھا۔

نسطور نے آہستہ سے کہا۔

"کامنی دیکھ رہی ہو؟"

"ہاں دیکھ رہی ہوں۔" کامنی نے سرگوشی میں کہا۔

نسطور نے کہا۔

"یہ تو کوئی بہت بڑی شیطانی بلا ہے۔ میں نے اتنا اونچا لمبا طاقتور جن کوہ قاف میں بھی نہیں دیکھا۔"

کامنی بولی۔

"چپ ہوجاؤ' وہ ادھر ہی آرہا ہے۔"

نسطور خاموش ہوگیا اور درخت کے تنے کی اوٹ سے ایک آنکھ والے جن کو آتا دیکھنے لگا۔ ایک آنکھ والے جن کی نگاہ نسطور پر نہیں پڑی تھی۔ وہ دس پندرہ قدم کے فاصلے پر ان کے قریب سے دھم دھم

کر کے پاؤں رکھتا گزر گیا۔ اس کی صرف ایک آنکھ تھی جو ماتھے کے درمیان میں تھی۔ نسطور نے آہستہ سے کہا۔

"کامنی! اس کی واقعی ایک آنکھ ہے۔ ایک آنکھ والا جن میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔ یہ تو دس فٹ اونچا لمبا ہے' اس کو کیسے قابو کریں گے؟"

کامنی بولی۔

"کوئی ترکیب سوچنی پڑے گی۔"

ایک آنکھ والا جن آگے نکل کر جنگل کے درختوں میں غائب ہوگیا۔ نسطور وہیں بیٹھ گیا اور کامنی سے مشورہ کرنے لگا کہ جن کو کس طرح اپنے قبضے میں کیا جائے۔ وہ باتیں کررہے تھے کہ کامنی ناگن کو کسی سانپ کی بو محسوس ہوئی۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"کوئی سانپ ہماری طرف آرہا ہے۔"

اتنے میں ایک سبز رنگ کا سانپ جھاڑیوں میں سے نکل کر نسطور کے سامنے پھن اٹھا کر کھڑا ہوگیا اور سانپوں کی آواز میں بولا۔

"اے شیش ناگ کی دیوی! میں تمہاری خوشبو سونگھ کر تمہارے پاس آیا ہوں' اور تمہیں خبردار کرنے آیا ہوں کہ جزیرے میں ایک آنکھ والا جن رہتا ہے جو بڑا خونخوار ہے۔ اس نے تمہیں دیکھ لیا تو زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہارا شکریہ سبز سانپ! مگر ہم غیبی حالت میں ہیں، جن ہمیں نہیں دیکھ سکے گا۔"

سبز سانپ بولا۔

"دیوی! اگر میں آپ کو دیکھ سکتا ہوں تو ایک آنکھ والے جن کے پاس تو زبردست طاقت ہے۔ وہ بھی آپ کو دیکھ سکتا ہے، وہ زمین کے نیچے کی اور ہوا میں رہنے والی مخلوق کو بھی دیکھ لیتا ہے۔ اس سے خبردار رہیے۔"

نسطور بولا۔

"سبز سانپ! میں کامنی بہن کا بھائی ہوں، میرا نام نسطور ہے۔ ہم اس جن کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم اسے کس طرح قابو کر سکتے ہیں؟"

سبز سانپ کہنے لگا۔

"یہ بڑا مشکل کام ہے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"ہمیں ہر حالت میں اس جن کو قابو کرنا ہے ہمیں کوئی ترکیب بتاؤ۔"

سبز سانپ بولا۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اسے نظر نہ آؤ۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔"

"وہ کیا۔" نسطور نے پوچھا۔

سبز سانپ نے کہا۔

"تم اپنی آنکھوں میں میری دم پھیر لو پھر ایک آنکھ والا جن تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ تم ظاہر ہو کر بھی اس کے سامنے چلے جاؤ گے تو وہ تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔"

نسطور نے اسی وقت سبز سانپ کی دم پکڑ کر پہلے اپنی آنکھوں میں پھیری۔ اس کے بعد کامنی ناگن کی آنکھوں میں پھیر دی۔

سبز سانپ بولا۔

"اب تم ظاہر بھی ہو جاؤ تو وہ تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔ یاد رکھو۔ سب سے پہلے جن کی آنکھ پر حملہ کرو اسے کسی طرح پھوڑ ڈالو۔ اس کے بعد تم اسے نظر نہیں آؤ گے اور بڑی آسانی سے اسے قابو کر سکو گے، مگر تمہیں بڑی بہادری اور ہمت سے کام لینا ہوگا۔ ذرا سی غلطی تم سے ہو گئی تو جن تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

نسطور نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہم کوئی غلطی نہیں کریں گے۔"

سبز سانپ چلا گیا۔ کامنی نے کہا۔

"نسطور ابھی ظاہر نہ ہونا۔ غائب ہی رہنا کوئی پتہ نہیں ظاہر ہوں تو جن ہمیں دیکھ لے۔"

نسطور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم غائب ہی رہیں گے، مگر سوال یہ ہے کہ جن کی آنکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیسے پھوڑی جائے؟"

کامنی کہنے لگی۔

"کوئی نوکیلا پتھر ڈھونڈ کر ہاتھ میں رکھو۔ موقع پاکر جن کی آنکھ پر حملہ کر دینا۔"

نسطور نے کہا۔

"ارے میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔ میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ ابھی ایک تلوار پیدا کرتا ہوں۔"

نسطور نے اپنی انگوٹھی کو چوم کر ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھ میں ایک تلوار آ گئی۔ کامنی خوش ہو کر بولی۔

"واقعی نسطور یہ بات تو میں بھول گئی تھی کہ تم کوہ قاف کے جن ہو اور جب انگوٹھی تمہارے پاس ہو تو تم تلوار پیدا کر سکتے ہو۔"

نسطور تلوار ہاتھ میں لے کر جزیرے میں ایک آنکھ والے جن کی تلاش میں چل پڑا۔ وہ اگرچہ غائب تھا مگر اس کے باوجود پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا۔ کامنی بھی سانپ کے روپ میں اس کی کلائی سے لپٹی درختوں میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ وہ جزیرے کے جنوب کی طرف آ گئے۔ یہاں اچانک انہیں ایسی آواز آئی جیسے کوئی ہاتھی درختوں کی شاخیں توڑتا جا رہا ہو۔ نسطور آہستہ آہستہ اس طرف بڑھا جس طرف سے آواز آ رہی تھی۔ چند قدم چلا ہو گا کہ اسے ایک آنکھ والا جن نظر آ گیا۔ وہ درختوں میں سے گزرتے ہوئے درختوں کی شاخوں کو توڑتا جا رہا تھا' کیونکہ

اس کا سر درختوں کی شاخوں سے ٹکراتا تھا۔

نسطور نے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ ایک آنکھ والا جن چلتے چلتے سمندر کے ساحل پر آ گیا۔ یہاں دور تک سمندر نظر آ رہا تھا۔ ساحل پر سرخ چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں۔ ایک آنکھ والا جن ایک چٹان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نسطور سامنے والے درختوں میں آ کر رک گیا۔ اسے چٹان کے پاس جن صاف نظر آ رہا تھا۔ نسطور نے کامنی سے کہا۔

"کامنی! حملہ کرنے سے پہلے میں یہ معلوم کر لینا چاہتا ہوں کہ جن مجھے نہیں دیکھ رہا۔"

کامنی نے کہا۔

"یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ اس کے لئے تمہیں جن کے سامنے جانا ہو گا۔ اگر اس نے تمہیں دیکھ لیا تو وہیں دبوچ لے گا۔"

نسطور بولا۔

"یہ خطرہ مول لینا ہی پڑے گا' کامنی ایسا کرتا ہوں کہ تم یہاں درخت کی شاخ سے لپٹ جاؤ۔ میں اکیلا جن کے سامنے جاتا ہوں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ ہم نے سبز سانپ کی دم آنکھوں میں پھیر رکھی ہے جن ہمیں نہیں دیکھ سکے گا' اور میں ظاہر ہو کر بھی نہیں جاؤں گا۔ اسی طرح غیبی حالت میں جاؤں گا' اگر فرض کیا جن نے مجھے دیکھ کر حملہ کر دیا تو تم میری مدد کر سکتی ہو۔"

کامنی ناگن نسطور کو روک نہ سکی۔ نسطور تلوار ہاتھ میں لئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درختوں میں سے نکلا اور ساحل کی ریت پر پھونک پھونک کر قدم رکھتا' اس چٹان کی طرف چلنے لگا جس سے ٹیک لگا کر ایک آنکھ والا جن بڑے مزے سے بیٹھا بڑے بڑے پتھروں سے کھیل رہا تھا۔ نسطور ویسے دل میں ڈر رہا تھا کہ اگر واقعی جن نے اسے دیکھ لیا تو بڑی مشکل پیش آئے گی وہ تو مر نہیں سکتا مگر جن بھی نہیں مرے گا اور وہ اسے قابو بھی نہیں کر سکے گا۔ نسطور غیبی حالت میں تھا اور اس کے ہاتھ میں جو تلوار تھی وہ بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

نسطور ایک دم ایک آنکھ والے جن کے سامنے ہو گیا' مگر وہ اتنے فاصلے پر ضرور تھا کہ اگر جن حملہ کر دے تو وہ بھاگ سکے۔ نسطور یہ دیکھ کر حیران بھی ہوا اور خوش بھی ہوا کہ جن نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ نسطور قدم قدم چلتا ایک آنکھ والے جن کے بالکل سامنے ہو گیا۔ جن پتھروں سے کھیلتا رہا اس نے اب بھی نسطور کو نہیں دیکھا تھا۔ نسطور موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ وہ دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے تلوار کو بالکل سیدھا کر لیا اور جن کے اتنا قریب آ گیا کہ اسے اس کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اس کے ساتھ ہی نسطور نے اللہ کا نام لے کر تلوار کی نوک پوری طاقت سے جن کی آنکھ میں اتار دی۔ جن کی چیخ نکل گئی۔ یہ چیخ اتنی بھیانک تھی کہ درختوں کے سارے پرندے اڑ گئے۔ سارا جزیرہ ہل گیا۔ کامنی ناگن یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ جن کی آنکھ پھوٹ گئی تھی اور اس میں

سے خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ نسطور نے تلوار کھینچ لی تھی۔ اب اس نے ایک طرف سے جن کی ٹانگ پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ جن کی ایک ٹانگ کٹ گئی۔ پھر نسطور نے اس کی دوسری ٹانگ بھی کاٹ دی۔ جن ریت پر تڑپنے لگا۔ اس کے حلق سے ڈراؤنی چیخیں نکل رہی تھیں۔ کامنی ناگن تیزی سے رینگ کر نسطور کے پاس آ گئی۔

"نسطور! تم نے کمال کر دیا۔"

نسطور نے کہا۔

"جن اب ہمارے رحم و کرم پر ہے' مگر سوال یہ ہے کہ شاہی جادوگر کہاں ہے۔ ہمیں جن سے نہیں شاہی جادوگر سے کام ہے۔"

اتنے میں جزیرے میں ایک جانب شور بلند ہوا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شاہی جادوگر گھٹنوں کے بل ریت پر رینگتا چیخ و پکار کرتا چلا آ رہا ہے۔ نسطور اور کامنی نے شاہی جادوگر کو دیکھا تو دونوں انسانی شکل میں آ گئے۔ ایک آنکھ والا جن درد کے مارے بے ہوش ہو چکا تھا۔ شاہی جادوگر کی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی تھی اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔

چونکہ شاہی جادوگر کی جان ایک آنکھ والے جن میں تھی اس لئے جو حالت جن کی تھی وہی حالت شاہی جادوگر کی ہو گئی تھی۔ جن کی ٹانگیں کٹیں تو شاہی جادوگر کی بھی ٹانگیں کٹ گئی تھیں۔ جن کی آنکھ پھوٹی تو شاہی جادوگر کی بھی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ایک آنکھ والا جن بے ہوش پڑا تھا مگر شاہی جادوگر ابھی زندہ تھا۔ نسطور کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھتے ہی شاہی جادوگر نے چیخ مار کر کہا۔

"تم نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں تجھے بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

نسطور نے اسی وقت تلوار بے ہوش جن کی گردن پر رکھ دی اور پکار کر کہا۔

"شاہی جادوگر! اگر مرنا نہیں چاہتا تو جلدی بتا کہ اژدھا کا منکا تو نے کہاں چھپایا ہوا ہے۔"

شاہی جادوگر نے اپنی گردن پکڑلی۔ اسے تلوار کی چبھن محسوس ہو رہی تھی۔ وہ نسطور کی منتیں کرنے لگا۔

"مجھے نہ مارنا۔ میں ابھی بتاتا ہوں، ابھی بتاتا ہوں۔"

کامنی بھی عورت کے بھیس میں شاہی جادوگر کو زمین پر پڑے دیکھ رہی تھی۔ نسطور نے تلوار کی نوک ایک آنکھ والے جن کی گردن میں اور چبھودی۔ شاہی جادوگر کی چیخ نکل گئی، مگر وہ بھی ایک مکار جادوگر تھا، اگرچہ وہ مر رہا تھا مگر اس نے مرتے مرتے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور اس کے منہ سے ایک چھوٹی سی چمگادڑ نکلی اور پھڑپھڑاتی ہوئی نسطور کے سر پر آکر بیٹھ گئی۔

کامنی نے چلا کر کہا۔

"نسطور جادوگر نے منتر پھونکا ہے۔ اسے مار ڈال۔"

اور نسطور نے تلوار کا وار کرکے جن کی گردن کاٹ دی۔ اس کے

ساتھ ہی شاہی جادوگر کی گردن بھی کٹ کر نیچے گر پڑی، مگر نسطور کو طلسمی چمگادڑ چمٹ چکی تھی اور وہ ڈولنے لگا تھا۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرناک خلائی مخلوق لاہور میں

کامنی ناگن نے نسطور کی یہ حالت دیکھی تو فوراً سانپ کا روپ بدلا اور لپک کر چمگادڑ کو ڈس دیا۔ چمگادڑ نسطور کے سر پر سے نیچے گری اور تڑپ تڑپ کر مرگئی۔ نسطور کو ہوش آگیا۔ کامنی نے دوبارہ عورت کی شکل بدلی اور نسطور کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک ہو نا نسطور؟"

نسطور کو چکر آگیا تھا۔ کہنے لگا۔

"یہ چمگادڑ کوئی چڑیل تھی۔ اچھا کیا جو تم نے اسے ہلاک کر ڈالا، مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میری بے وقوفی کی وجہ سے شاہی جادوگر تو مرگیا ہے۔ اب ہمیں اژدھا کا منکا کون دے گا؟ کون بتائے گا کہ شاہی جادوگر نے منکا کہاں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔؟"

کامنی ناگن بھی پریشان ہوگئی۔ کہنے لگی۔

"یہ ہم سے سخت غلطی ہوگئی۔ ہمیں شاہی جادوگر کو مارنا نہیں چاہیے تھا، مگر وہ تو طلسم پھونکنے لگا تھا۔"

"ہاں۔"

نسطور بولا۔

"اگر میں اسے ہلاک نہ کرتا تو نہ جانے وہ منتر پھونک کر ہمیں کیا بنا دیتا۔ بہت ممکن ہے کہ وہ ہمیں ہلاک کر ڈالتا۔"

"مگر اب اژدھا کا منکا کہاں تلاش کریں؟"

کامنی ناگن کے اس سوال پر نسطور بولا۔

"چلو بزرگ ششدر ناگ کے پاس چلتے ہیں۔ وہی ہمیں کوئی راستہ دکھا سکتا ہے۔"

"چلو۔"

کامنی نے سانپ کا روپ بدلا۔ نسطور کی کلائی سے لپٹی اور نسطور انگوٹھی کو چوم کر ہوا میں پرواز کرنے لگا۔

ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ ششدر ناگ کے غار میں پہنچ گئے۔ ششدر ناگ اسی طرح چبوترے پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ نسطور نے اسے ساری کہانی بیان کردی۔ ششدر ناگ بولا۔

"تم نے اپنی اور دیوی کی جان بچانے کے لئے جو کچھ کیا بالکل ٹھیک کیا۔"

"مگر محترم بزرگ اب ہمیں یہ کون بتائے گا کہ اژدھا کا منکا کہاں پر ہے؟" نسطور نے کہا۔

ششدر ناگ نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا تم نے شاہی جادوگر کی لاش کی تلاشی لی تھی؟"

نسطور بولا۔

"ہاں میرے بزرگ ناگ! میں نے اس کی پوری پوری تلاشی لی تھی مگر اس کے پاس اژدھا کا منکا نہیں تھا۔"

ششدر ناگ نے زور سے پھنکار ماری اور سر جھکالیا۔ کامنی نے نسطور کے کان میں سرگوشی کی۔

"اب ششدر ناگ کو ہرگز نہ بلانا۔ وہ مراقبے میں چلا گیا ہے۔" انہیں وہاں دو گھنٹے گزر گئے۔ تب کہیں جاکے ششدر ناگ نے سر اوپر اٹھایا۔ نسطور کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اژدھا کا منکا اس وقت فرعون مصر کی ملکہ کے کمرے میں ایک الماری کے نچلے خانے میں پڑا ہے۔ فوراً جاکر وہاں سے اٹھالو ورنہ شاہی جادوگر کی بدروح دوزخ سے واپس آکر منکا اڑا کر لے جائے گی۔ شیطانی جادوگروں کی روحیں مرنے کے بعد سیدھی دوزخ میں جاتی ہیں اور وہاں سے تین دن بعد بدروحیں بن کر دنیا میں بھٹکنے اور عذاب جھیلنے کے لئے آجاتی ہیں۔ پرسوں تک شاہی جادوگر کی بدروح زمین پر آجائے گی اور اژدھا کا منکا لے جائے گی اور ہوشیار رہنا وہ تم سے انتقام لینے کی کوشش بھی کرے گی۔"

نسطور نے کہا۔

"محترم بزرگ! زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ نیک آدمی کو

دنیا میں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتا۔ آپ کا شکریہ ہم فرعون کے محل میں اژدھا کا منکا لینے جاتے ہیں۔"

اور کامنی ناگن اور نسطور فرعونوں کے مصر کی طرف پرواز کر گئے۔ وہ دونوں غیبی حالت میں تھے۔ اب انہیں کسی بات کا خطرہ نہیں تھا۔ شاہی جادوگر ہی ان کا دشمن تھا۔ وہی انہیں نقصان پہنچاسکتا تھا اور وہ مرچکا تھا۔ سیدھا اڑتے اڑتے فرعون کے محل میں پہنچے۔ محل میں دربار لگا تھا۔ تخت پر ملکہ مصر بھی بیٹھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ملکہ مصر کا کمرہ خالی تھا۔ نسطور اس سے پہلے ملکہ مصر کے کمرے میں آچکا تھا۔ یہ شاہی کمرہ محل کی دوسری منزل پر تھا' اگرچہ ملکہ کمرے میں نہیں تھی' لیکن اس کے کمرے کے باہر دو حبشی سپاہی پہرہ دے رہے تھے' مگر نسطور غائب تھا۔ اسے اندر جاتے ہوئے کوئی نہ دیکھ سکا۔ کمرے میں آکر وہ سیدھا ایک الماری کے پاس آیا۔ اس کا نچلا دروازہ کھولا۔ اندر ایک چاندی کی ڈبی پڑی تھی۔ اس نے ڈبی کو کھولا تو اس میں اژدھا کا منکا پڑا تھا۔

"کامنی! تم دیکھ کر بتاؤ کیا یہی اژدھا کا منکا ہے؟"

نسطور نے منکا ہاتھ میں لے کر کامنی کی طرف کردیا۔ کامنی سانپ کی شکل میں اس کی کلائی سے لپٹی ہوئی تھی۔ کامنی نے منکے کو سونگھا اور خوش ہو کر بولی۔

"ہاں نسطور! یہی اژدھا کا منکا ہے۔"

نسطور نے منکا اپنی جیب میں رکھا اور کمرے کی چھت پر آکر اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوا میں بلند ہو کر اس غار کی طرف اڑنے لگا جس میں انہوں نے عمرو عیار اور زکوٹا کو بے ہوشی کی حالت میں چھوڑا تھا۔ دونوں اس طرح بے ہوش پڑے تھے باہر پدم سانپ پہرہ دے رہا تھا۔ نسطور اور کامنی ناگن انسانی شکل میں آ گئے۔

کامنی نے اژدھا کے منکے کو پانی کے پیالے میں ڈالا۔ پھر نسطور نے اس پانی کے چھینٹے بے ہوش زکوٹا اور عمرو عیار کے منہ پر ڈالے۔ دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔ زکوٹا نے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف! میں کس کو کھاؤں؟ میں کیا کروں؟ مجھے کام بتاؤ۔ میں کیا کروں؟"

عمرو عیار نے ناک کی چونچ ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں کہاں ہوں؟"

نسطور نے ہنس کر کہا۔

"خدا کا شکر بجا لاؤ دوستو! تم بے ہوش تھے، کئی دن سے اس غار میں بے ہوش پڑے تھے، اب اژدھا کے منکے کے ذریعے تمہیں ہوش میں لائے ہیں۔"

زکوٹا اور عمرو کو یاد آ گیا کہ اسے ایک جادوگرنی نے بے ہوش کیا تھا۔

عمرو نے اپنی زنبیل دیکھی اور بولا۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے۔ شکر ہے مجھے میری زنبیل مل گئی۔ چلو اب واپس لاہور شہر اپنے دوست عمران کے گھر چلتے ہیں۔"

زکوٹا بھی کہنے لگا۔

"ہاں نسطور بھائی! عمران سے ملے ایک عرصہ گزر گیا ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"ہم اپنے زمانے سے کئی سو سال پیچھے کے زمانے میں آ گئے ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس ایسا کوئی طلسم نہیں کہ جس کی مدد سے ہم لاہور پہنچ سکیں۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"پھر ہم کیا کریں؟"

عمرو عیار نے کہا۔

"میری زنبیل کے اندر بھی دنیا کے سارے شہر ہیں، مگر یہ سارے شہر پرانے زمانے کے ہیں۔ ہمارے اپنے ۱۹۹۴ء والے زمانے کا کوئی ملک کوئی شہر نہیں ہے۔"

نسطور کہنے لگا۔

"چلو ملک بابل کی طرف چلتے ہیں۔ سنا ہے وہاں کے لوگ جادو طلسم میں بڑے ماہر ہیں۔ شاید ہمیں کوئی ایسا جادوگر مل جائے، جو ہمیں اپنے شہر لاہور پہنچنے کا کوئی منتر بتا دے۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چلو بابل چلتے ہیں۔"

اور وہ سارے دوست وہاں سے ایک قافلے میں شامل ہو کر ملک بابل کی طرف روانہ ہو گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہم نسطور عمرو عیار زکوٹا اور کامنی ناگن کو ملک بابل کی طرف قافلے کے ساتھ سفر کرتا چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے ۱۹۹۴ء کے لاہور میں واپس آتے ہیں' اور دیکھتے ہیں کہ بل بتوڑی اور جادوگر حامون کس حال میں ہیں اور کیا سازش کررہے ہیں۔ طلسمی انگوٹھی نسطور کے پاس جا چکی تھی۔ سامری جادوگر نے حامون جادوگر کو یہ سزا دی تھی کہ اسے جادونگری سے جلاوطن کردیا تھا۔ حامون اپنے وطن سے نکل جانے پر بڑا پریشان تھا' اور وہ نسطور کے سلیمانی لاکٹ کی تلاش میں تھا' مگر اسے معلوم ہوچکا تھا کہ نسطور عمرو عیار اور زکوٹا سائنس کے زمانے سے نکل کر پچھلے زمانے میں جاچکے ہیں' اور سلیمانی لاکٹ بھی نسطور ہی کے پاس ہے۔ اب وہ اس انتظار میں تھا کہ نسطور لاہور واپس آئے تو کوئی خطرناک چال چل کر نسطور سے سلیمانی لاکٹ چھین کر اپنے قبضے میں کرے اور پھر سامری جادوگر کو پیش کرکے اپنی سزا معاف کرائے۔ بل بتوڑی چڑیل بھی اس کے ساتھ تھی اور وہ شہر سے باہر اپنے خفیہ غار میں ہی رہتے تھے۔ دونوں دن میں ایک بار شہر کا چکر لگا جاتے تھے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ نسطور کی مدد کے لئے کوہ قاف سے کوئی اور جن تو زمین پر نہیں آیا۔ سامری نے ان کی یہ ڈیوٹی لگائی تھی۔

ایک رات شہر میں بڑی بارش ہورہی تھی۔ آسمان بادلوں میں چھپا ہوا تھا کہ اچانک آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی پھر شہر کے لوگوں نے دیکھا کہ روشنی کی ایک لکیر جنوب کی طرف آسمان پر تیزی سے نکل کر غائب ہوگئی

ہے۔ لوگ یہی سمجھے کہ یہ کوئی شہاب ثاقب ہے جو آسمان پر ٹوٹ کر فضاء میں جل کر بھسم ہوگیا ہے۔ اس طرح کے شہاب ثاقب آسمان پر ٹوٹ کر روشنی کی لکیر چھوڑ کر غائب ہوا ہی کرتے تھے' کسی نے روشنی کی لکیر کو زیادہ اہمیت نہ دی۔

مگر یہ شہاب ثاقب کی روشنی نہیں تھی۔

یہ کچھ اور ہی تھا۔ یہ روشنی کی لکیر ایک خلائی راکٹ کی تھی جو کائنات کے خلاؤں میں کسی جگہ تباہ ہوجانے والی اڑن طشتری سے الگ ہوکر ہماری زمین کی طرف تیزی سے گرنے لگا تھا اور شہر کے ایک ویران علاقے میں دریا میں گرگیا تھا۔ یہ عجیب و غریب قسم کا راکٹ تھا جو دریا میں گرتے ہی دریا میں ابھر آیا تھا۔ اس کے باہر گول اور تکونے سوراخ بنے ہوئے تھے جن میں سے نیلی روشنی نکل رہی تھی۔ راکٹ اپنے آپ دریا پر تیرتا ہوا کنارے کے ساتھ آکر لگ گیا۔ رات اندھیری تھی۔ بارش ہورہی تھی۔ ایک آوارہ کتے نے دریا کنارے راکٹ کی نیلی روشنی دیکھی تو جس طرح آوارہ کتے کیا کرتے ہیں' وہ بھونکتا ہوا راکٹ کی طرف دوڑا اور اس کے سامنے کھڑے ہوکر زور زور سے بھونکنے لگا۔

اچانک راکٹ میں سے نیلی روشنی کی تیز شعاع نکل کر کتے پر گری۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے کتے کی سیاہ لاش بارش میں جل رہی تھی۔ یہ کچھ اس قسم کی آگ تھی کہ جو بارش میں بھی بجھ نہیں رہی تھی۔ کتے کا جسم اور ہڈیاں جل کر راکھ ہوگئیں۔ آگ اپنے آپ بجھ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاروں طرف ڈراؤنی خاموشی چھاگئی۔ اس خاموشی میں صرف بارش کی آواز ہی آرہی تھی۔ راکٹ میں سے اچانک روشنی نکلنی بند ہوگئی۔ گول اور تکونے سوراخ بجھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد بارش رک گئی۔ اندھیرے میں راکٹ صاف نظر نہیں آرہا تھا۔ اچانک اس میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ آہستہ آہستہ ایک طرف کھسکنے لگا۔ تھوڑی دور چل کر رک گیا۔ اس میں سے عجیب و غریب آوازیں نکلیں، اور پھر خاموشی چھاگئی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے راکٹ کی طاقت جواب دے گئی ہے۔ کڑاک کی آواز کے ساتھ راکٹ کا اوپر والا حصہ کھلا اور اس میں سے ایک نیلے رنگ کے آدمی نے جس کے بال بھی نیلے رنگ کے تھے، سر باہر نکال کر آسمان کی طرف دیکھا۔ بارش ہلکی ہوگئی۔ پھر وہ راکٹ کے سوراخ میں سے باہر نکل آیا۔ اس کا جسم دنیا کے انسانوں کی طرح تھا، مگر اس کا لباس چمکیلا تھا۔ جسم نیلے رنگ کا تھا۔ آنکھیں بھی نیلی تھیں اور ناک اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سوراخ میں سے جھانک کر خلائی زبان میں کہا۔

"اشکالی باہر نکل آؤ۔ اس سیارے میں آکسیجن موجود ہے۔ ہوا کا دباؤ بھی ہمارے سیارے کے مطابق ہے۔ ہم یہاں زندہ رہ سکتے ہیں۔"

راکٹ کے سوراخ میں سے ایک چمکیلے لباس والی لڑکی باہر نکل آئی۔ اس کے سر کے بال لمبے تھے۔ بالوں کا رنگ نیلا تھا۔ چہرہ اور ہاتھ پاؤں بھی نیلے تھے اور آنکھیں بھی نیلی تھیں۔ اس نے گہرا سانس لیا اور خلائی زبان میں بولی۔

"خلائی چیف! ہم خوش قسمت ہیں کہ خلائی اڑن طشتری کی تباہی کے بعد ہم راکٹ کے ذریعے ایک ایسے سیارے پر پہنچ گئے ہیں کہ جہاں ہم زندہ رہ سکیں گے۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"جلدی سے راکٹ سے الگ ہوجاؤ۔ یہ پھٹنے والا ہے" اور دونوں خلائی راکٹ پر سے کود کر درختوں کی طرف دوڑ گئے۔ وہ درختوں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ راکٹ میں سے نیلے رنگ کی تیز شعاع نکلی۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور خلائی راکٹ میں سے نیلے شعلے نکلنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے خلائی راکٹ تباہ ہوگیا۔

خلائی چیف ہاتھ آگے کر کے بولا۔

"یہاں ہمارے سیارے کی طرح بارش بھی ہوتی ہے، مگر یہاں بارش کے قطرے سفید ہیں۔ ہمارے ہاں نیلی بارش ہوتی ہے۔"

اشکالی نے کہا۔

"چیف! ابھی اس سیارے پر رات کا وقت ہے۔ یہ لوگ بھی رات کو آرام کرتے ہوں گے، ہمیں اتنی دیر میں کوئی ایسی جگہ تلاش کرلینی چاہیے جہاں ہم چھپ کر رات بسر کرسکیں، اگر یہاں سورج بھی نکلتا ہے تو پھر اس کی روشنی میں دیکھیں گے کہ یہاں کے لوگوں کے رنگ روپ اور شکلیں کیسی ہیں۔ پھر ہم بھی ان کی طرح کے بن جائیں گے تاکہ ہم پر کوئی شک نہ کرسکے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی چیف نے سر ہلا کر کہا۔

"ہاں! تمہاری تجویز مجھے پسند آئی ہے۔ ہم یہاں کی مخلوق کو دیکھ کر ہی اپنے حلیے ان جیسے بنا سکیں گے۔ چلو کسی جگہ چھپ جاتے ہیں۔"

دونوں خلائی انسان ایک طرف اندھیرے میں چل پڑے۔ ہلکی بارش ہو رہی تھی، مگر ان کے جسم اور کپڑے گیلے نہیں ہو رہے تھے۔ ان پر بارش کے قطرے گرتے ہی خشک ہو جاتے تھے۔ ان کے جسموں سے خلائی شعاعیں نکل رہی تھیں جن کی گرمی بارش کے قطروں کو فوراً خشک کر دیتی تھی۔

دونوں خلائی انسان اس وقت ۱۹۹۴ء عیسوی کے لاہور شہر کے شمال میں دریائے جہلم کے کنارے کنارے چلتے ہوئے جہلم شہر کی طرف جا رہے تھے۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ شہر بارش کی وجہ سے خاموش اور سنسان تھا۔ گلی کوچوں اور بازاروں میں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ خلائی چیف اور اشکالی ایک ریلوے لائن کے پاس آکر رک گئے۔ سامنے شہر کی روشنیاں بارش میں جھلملا رہی تھیں۔ خلائی چیف نے کہا۔

"یہاں اس سیارے کی کوئی مخلوق نظر نہیں آ رہی۔ میرا خیال ہے ہم بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں۔ اس سیارے میں سورج ضرور نکلتا ہو گا۔ تب یہاں کی مخلوق گھروں سے نکلے گی اور ہم ان کو دیکھ کر اپنا حلیہ ان جیسا بنا لیں۔"

وہ ریلوے لائن کی ڈھلوان میں ایک جگہ سڑک سے چند قدم کے

فاصلے پر بیٹھ گئے۔ ان کے خلائی پستول ان کی بیلٹ کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ اچانک سڑک پر روشنی ہوئی۔ یہ پولیس کی جیپ کی روشنی تھی جو رات کو شہر میں گشت کر رہی تھی۔ جیپ کی روشنی بالکل قریب آگئی۔ خلائی مخلوق وہیں بیٹھی رہی، خلائی چیف نے اشکالی سے کہا۔

"یہ کوئی گاڑی ہے۔ اس میں ضرور اس سیارے کی مخلوق ہو گی۔"

پولیس کی جیپ قریب آکر رک گئی۔ اس میں تین سپاہی اور ایک حوالدار سوار تھے۔ حوالدار نے سڑک کے کنارے دو نیلے رنگ کے انسانوں کو چمکیلے کپڑے پہنے دیکھا تو ہنس کر پوچھا۔

"کون ہو بھئی تم؟ یہ کیا سوانگ بنا رکھا ہے، کیا تم ٹیلی ویژن کے ایکٹر ہو؟"

خلائی چیف اور اشکالی میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔ وہ ہر سیارے کی زبان سمجھ اور بول سکتے تھے۔ خلائی چیف کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ٹیلی ویژن کا ایکٹر کیا شے ہوتی ہے۔ اس نے یونہی کہہ دیا۔

"ہاں۔ ہم ٹیلی ویژن کے ایکٹر ہیں۔"

اس دوران خلائی چیف اور اشکالی بڑے غور سے حوالدار اور سپاہیوں کو دیکھ رہے تھے۔ اشکالی نے اپنی خلائی زبان میں آہستہ سے چیف کو کہا۔

"چیف! اس سیارے کی مخلوق بالکل ہماری طرح ہے۔ صرف ان کا رنگ نیلا نہیں ہے۔"

حوالدار نے بڑے رعب سے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اوئے یہ تم کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔ مجھے تم کوئی چور لٹیرے لگتے ہو۔ چلو' تھانے چلو۔"

حوالدار کے اشارے پر سپاہی جیپ سے اتر پڑے۔ انہوں نے خلائی چیف اور اشکالی کو بازوؤں سے پکڑا ہی تھا کہ انہیں بجلی کا شدید جھٹکا لگا اور وہ دور جاگرے۔ ایک سپاہی نے چلا کر کہا۔

"حوالدار جی! ان کے جسم کرنٹ مارتے ہیں۔"

حوالدار کو غصہ آگیا۔ وہ لپک کر آگے بڑھا اور خلائی چیف کو برا بھلا کہتے ہوئے اس کی گردن کو پکڑا ہی تھا کہ حوالدار کو بھی بجلی کا جھٹکا تھا اور وہ دس فٹ اچھل کر دور جاگرا۔

خلائی چیف نے کہا۔

"تم لوگ ہمیں نہیں پکڑ سکتے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ ہم نے تمہیں دیکھنا تھا۔ دیکھ لیا ہے۔"

حوالدار سخت طیش میں اٹھا اور پستول نکال کر خلائی چیف کی ٹانگ پر فائر کردیا۔ گولی نکل کر خلائی چیف کی ٹانگ سے ٹکرائی اور ٹکرا کر نیچے گرپڑی۔ خلائی چیف نے اپنی خلائی گن نکال لی اور حوالدار کے ذرا آگے فائر کردیا۔ خلائی گن میں سے نیلی شعاع نکل کر زمین پر پڑی۔ ایک دھماکہ ہوا اور حوالدار اچھل کر دور جاگرا۔ خلائی چیف نے کہا۔

"میں اگر تمہارا نشانہ لیتا تو اس وقت تمہارا سارا جسم جل کر راکھ بن چکا ہوتا۔ تمہاری ہڈی بھی نہ ملتی۔ میں نے تم پر رحم کیا ہے۔ یہاں سے

چلے جاؤ۔"

اب حوالدار بھی ڈر گیا کہ خدا جانے یہ کون لوگ ہیں۔ جن بھوت ہیں کہ کیا ہیں۔ وہ جلدی سے جیپ میں بیٹھ گیا اور سپاہیوں کے ساتھ جیپ سٹارٹ کرکے بھاگ گیا۔

اس کے جانے کے بعد خلائی چیف بولا۔

"اشکالی! یہ بڑی اچھی بات ہوئی ہے کہ اس سیارے کی مخلوق کے جسم اور چہرے ہماری طرح کے ہیں۔ صرف ان کا رنگ نیلا نہیں ہے' اور ان میں اتنی طاقت نہیں ہے جتنی طاقت ہمارے جسموں میں ہے۔"

اشکالی بولی۔

"یس چیف! میرا خیال ہے ہمیں اپنا رنگ ہی تبدیل کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہم بالکل اس سیارے کے انسانوں کی طرح نظر آنے لگیں گے۔"

خلائی چیف نے مسکرا کر کہا۔

"ہوں۔ ہوں۔ بالکل ٹھیک ہے۔ آؤ ہم اپنے جسم کا رنگ تبدیل کرلیں۔"

خلائی چیف اور اشکالی نے اپنی اپنی جیبوں سے ایک ایک چھوٹی ڈبیں نکالیں۔ ان پر عجیب طرح کے لفظ بنے ہوئے تھے' دونوں نے ان لفظوں پر چھ سات بار انگلیاں ماریں اور آنکھیں بند کرکے بالکل سیدھے کھڑے ہوئے۔ دونوں کے جسموں میں سے روشنی نکلنے لگی۔ وہ روشنی کی دھند میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈوب گئے۔ جب روشنی کی دھند ہٹ گئی تو اس کے اندر سے اشکالی اور خلائی چیف اس طرح نظر آئے کہ ان کے چہرے ویسے ہی تھے مگر سارے جسم کا نیلا رنگ غائب ہوگیا تھا اور نیلے رنگ کی جگہ ان کا رنگ زمین کے انسانوں کی طرح گورا چٹا ہوگیا تھا۔ اشکالی نے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔

"میرا رنگ گورا ہوگیا ہے۔ اب میں اس سیارے کی مخلوق لگتی ہوں۔"

خلائی چیف نے بھی کہا۔

"میں بھی یہاں کے انسانوں کی طرح ہوگیا ہوں۔ ہمارا لباس بھی یہاں کے لوگوں کے لباس کی طرح ہوگیا ہے۔"

خلائی چیف پتلون اور جیکٹ میں تھا۔ اشکالی کا لباس پنجاب کی عورتوں کی طرح شلوار قمیض میں تبدیل ہوگیا تھا۔ اس نے اوپر چادر بھی اوڑھ رکھی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر اطمینان کا اظہار کیا۔ خلائی چیف کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اپنی خوراک کھالینی چاہئے۔"

"ٹھیک ہے چیف۔"

دونوں نے اپنی جیب میں سے ایک سلور کلر کی گول ڈبی نکالی۔ اس میں نیلے رنگ کی چھوٹی چھوٹی کتنی ہی گولیاں بھری ہوئی تھیں۔ دونوں نے ایک ایک نیلی گولی منہ میں ڈال کر نگل لی اور ڈبی بند کرکے جیب میں رکھ لی۔ یہ گولی کھانے کے بعد دونوں ایک مہینے کے لئے بھوک اور پیاس سے

بے نیاز ہوگئے تھے۔ ایک مہینے تک نہ انہیں بھوک لگ سکتی تھی نہ پیاس لگ سکتی تھی، اب سورج نکل آیا تھا۔ چیف نے کہا۔

"اشکالی! یہ خوشی کی بات ہے کہ یہاں بھی ہمارے سیارے کی طرح سورج نکلتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بھی ہماری طرح دن رات ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہمارے سیارے پر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے رنگ نیلے ہیں اور ہمارے اندر بے پناہ طاقت ہے۔ ہم جب چاہیں ہوا میں غائب ہوسکتے ہیں اور ان لوگوں کی پستول کی گولی ہم پر اثر نہیں کرسکتی۔"

خلائی لڑکی اشکالی کہنے لگی۔

"چیف! یہ سیارہ ہمارے لئے بڑا مناسب ہے، ہم بڑی آسانی سے اس سیارے پر قبضہ کرسکتے ہیں اور اپنی حکومت قائم کرسکتے ہیں، ہم اپنے سیارے سے تو جلاوطن کردیئے گئے ہیں۔ ہمارے سیارے کے بادشاہ نے اپنی طرف سے ہمیں موت کی سزا سنائی تھی اور ہمیں ایک ایسی اڑن طشتری میں بند کرکے خلا میں چھوڑ دیا تھا جسے بارہ گھنٹوں کے بعد خلا میں پھٹ کر ہمیں بھی اپنے ساتھ ہلاک کردینا تھا۔"

خلائی چیف نے ہنس کر کہا۔

"ہوں۔ ہوں۔ مگر یہ ہماری خوش قسمتی اور میری انجینئرنگ کا کمال تھا کہ میں نے اڑن طشتری کے تباہ ہونے سے پہلے خلائی راکٹ تیار کرلیا اور ہم اڑن طشتری کے تباہ ہونے سے پہلے راکٹ میں بیٹھ کر باہر نکل گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

افسوس اس بات کا ہے کہ ہم اس سیارے پر تو پہنچ گئے مگر ہمارا راکٹ بھی تباہ ہوگیا۔ اب ہمیں اپنی خلائی انجینئرنگ سے کام لے کر اپنی خلائی لیبارٹری تیار کرنی ہوگی۔ خلائی اڑن طشتری تیار کرنی ہوگی جس کی مدد سے ہم اس سیارے (زمین) پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کرسکتے ہیں۔"

اشکالی بولی۔

"آہستہ آہستہ ہم سب کچھ تیار کرلیں گے، ہم دونوں بڑے ماہر خلائی سائنس دان ہیں۔ ہمیں یہاں اس (زمین) پر اپنی خلائی لیبارٹری بنانے اور اڑن طشتری تیار کرنے کے لئے سارا میٹریل مل جائے گا۔"

خلائی چیف نے ہنس کر کہا۔

"یہ اس زمین کے لوگ تو ہمارے آگے بے حد کمزور ہیں۔ تم نے بھی دیکھا ہوگا کہ جب اس آدمی نے میری ٹانگ پر پستول کا فائر کیا تھا تو اس کی گولی میری ٹانگ سے ٹکرا کر نیچے گر پڑی تھی۔ ان لوگوں پر تو ہم بڑی آسانی سے فتح حاصل کرلیں گے۔ صرف ہمیں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو لالچ دے کر ملانا ہوگا تاکہ وہ ہمیں اس دنیا کی مخلوق کے خاص خاص راز بتادیں۔"

"یہ بھی ہوجائے گا۔ سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہے چیف کہ اس دنیا کے لوگ کس سکے میں لین دین کرتے ہیں۔ ہمیں دولت کی ضرورت ہوگی، سرمائے کے بغیر ہم اپنی اڑن طشتری نہیں بناسکیں گے۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"یہ ابھی معلوم کرلیں گے۔ چلو شہر کے اندر چل کر دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی کرنسی کس قسم کی ہے۔"

دونوں خلائی انسان ہماری دنیا کے لوگوں کے لباس میں شہر جہلم کے بڑے بازار میں آگئے۔ صبح ہوگئی تھی۔ بچے سکول جارہے تھے۔ دکانیں کھل رہی تھیں۔ چائے کی دکانوں میں لوگ بیٹھے ناشتہ کررہے تھے۔ بارش ہلکی ہلکی ہورہی تھی۔ سردی ہوگئی تھی مگر اشکالی اور خلائی چیف کو بالکل سردی نہیں لگ رہی تھی۔ ان کے جسم سردی گرمی سے بے نیاز تھے۔

وہ ایک ریسٹورنٹ میں آکر بیٹھ گئے۔ لوگ چائے پی رہے تھے۔ انہوں نے بھی چائے منگوائی۔ چائے کا ایک گھونٹ پی کر خلائی چیف نے اشکالی سے کہا۔

"اس گرم شربت کا ذائقہ اچھا ہے۔"

اشکالی نے بھی ایک گھونٹ پیا اور بولی۔

"ہاں مزے دار ہے۔ یہ لوگ اسے چائے کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہمیں آہستہ آہستہ اس دنیا کے لوگوں کی ساری چیزوں کا پتہ چل جائے گا۔"

خلائی چیف کہنے لگا۔

"ہمیں ان کی کرنسی دیکھنی ہے کہ وہ کیسی ہے۔ میں نے کاؤنٹر پر ایک گاہک کو چھپا ہوا کاغذ دیتے دیکھا تھا۔ شاید یہاں کاغذ کی کرنسی چلتی ہے۔"

اتنے میں بیرا ان کے قریب سے گزرا۔ خلائی چیف نے اسے بلاکر اس کی زبان یعنی پنجابی میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمیں کرنسی ذرا دکھاؤ۔"

بیرا حیران ہو کر اسے تکنے لگا۔

"کیا آپ کرنسی کا کاروبار کرتے ہیں؟"

خلائی چیف نے کہا۔

"ہاں بھائی! ہم کرنسی کا کاروبار کرتے ہیں۔ باہر سے آئے ہیں۔ ویسے رہنے والے اسی شہر کے ہیں۔"

بیرا کچھ نہ سمجھ سکا۔ ہنس پڑا اور جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر خلائی چیف کو دکھایا۔ خلائی چیف نے دس روپے کا نوٹ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے مسلا اور نوٹ بیرے کو واپس کر دیا۔ جب بیرا چلا گیا تو خلائی چیف نے اپنی مٹھی کھول دی۔ اس کی مٹھی میں بالکل پہلے کی طرح کا دس روپے کا نوٹ تھا۔ کہنے لگا۔

"اشکالی! یہ ان کی کرنسی ہے۔ میں نے اپنی خلائی طاقت سے اسی قسم کا دوسرا کاغذ تیار کر لیا تھا۔"

چائے پی کر خلائی چیف نے بیرے کو بلا کر دس روپے کا نوٹ دیا۔

بیرے نے کہا۔

"یہ دس روپے کا نوٹ ہے۔ میرے پاس بھان نہیں ہے۔ آپ کے پاس چار روپے کھلے نہیں ہیں؟"

خلائی چیف نے کہا۔

"نہیں بھائی!"

بیرا دس کا نوٹ لے کر چلا گیا۔ خلائی چیف نے کہا۔

"یہ کرنسی کو نوٹ کہتے ہیں اور اس کے چینج کو بھان کہتے ہیں۔"

بیرا چھ روپے واپس لے آیا۔ خلائی چیف نے نوٹ جیب میں ڈالے اور ریسٹورنٹ سے باہر آگئے۔ وہ کافی دیر تک جہلم شہر کی سیر کرتے رہے۔ کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ شہر جہلم میں دور دراز کائنات کے ایک خلائی سیارے کی مخلوق لوگوں کے درمیان ان جیسی شکلوں میں چل پھر رہی ہے۔ خلائی پستول ان کے پاس ہی تھے۔

پھرتے پھرتے وہ ریلوے سٹیشن کے باہر آگئے۔ یہاں ایک کتابوں کا سٹال تھا، وہاں سے انہوں نے پاکستان کے بارے میں لکھی ہوئی کتاب اٹھا کر پڑھی اور انہیں اپنی خلائی طاقت سے سب کچھ معلوم ہو گیا کہ اس ملک کے کتنے شہر ہیں اور کونسا شہر ان کے ہیڈ کوارٹر کے لئے اچھا رہے گا۔ خلائی چیف نے اشکالی سے کہا۔

"اشکالی! اس شہر کا نام جہلم ہے جہاں ہم اس وقت موجود ہیں۔ آگے ایک بڑا شہر لاہور ہے جو بڑا مشہور شہر ہے۔ وہاں بڑے بڑے بنک بھی ہیں۔ سائنس کی لیبارٹریز بھی ہیں۔ ہمیں لاہور کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر وہاں خفیہ لیبارٹری تیار کرنی ہوگی۔"

"او کے چیف! ہم لاہور چلتے ہیں۔"

خلائی چیف نے جیب سے پانچ روپے کا نوٹ نکال کر اس پر اپنی آنکھوں کی خاص شعاعیں ڈالیں اور وہ نوٹ ایک ہزار روپے کے نوٹ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تبدیل ہوگیا۔ سٹیشن کے ٹکٹ گھر پر جاکر انہوں نے فرسٹ کلاس کے دو ٹکٹ خریدے اور ریل گاڑی میں بیٹھ کر لاہور آگئے۔ لاہور میں سیدھا ایک فائیو سٹار ہوٹل میں آکر انہوں نے اپنے آپ کو میاں بیوی ظاہر کرکے ایک کمرہ کرائے پر لے لیا۔ راستے میں خلائی چیف نے ہزار ہزار روپے کے پچاس ساٹھ جعلی نوٹ تیار کرلئے تھے۔ فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں آکر وہ زمین کے سیارے پر قبضہ کرنے کے منصوبے پر غور کرنے لگے۔ اشکالی نے کہا۔

"چیف! ہمیں سب سے پہلے شہر کے کسی خفیہ غار میں اپنی لیبارٹری کے لئے جگہ تلاش کرنی ہوگی' تاکہ ہم وہاں چھپ کر دنیا کو فتح کرنے اور ساری زمین پر قبضہ کرنے کا سامان تیار کرسکیں۔"

"ٹھیک ہے۔" خلائی چیف نے کہا۔" چلو۔ شہر کے ویران علاقوں کا دورہ کرتے ہیں۔ جہاں پرانے کھنڈر ہوتے ہیں وہاں کوئی نہ کوئی پرانا غار بھی ضرور ہوتا ہے۔"

خلائی چیف اور اشکالی ہوٹل سے نکلے اور شہر کے ویران علاقوں کی طرف چل پڑے۔ انہیں چلتے پھرتے اور کسی غار کو تلاش کرتے کرتے شام ہوگئی۔ وہ ایک جگہ بیٹھ گئے' انہیں تھکاوٹ نہیں ہوتی تھی' نہ سانس چڑھتا تھا۔ بھوک پیاس بھی نہیں لگتی تھی۔ ان کے اردگرد سارا غیر آباد علاقہ تھا۔ کھیت بھی نہیں تھے۔ زمین بنجر تھی' کہیں کہیں بنجر ٹیلے زمین سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

خلائی چیف کہنے لگا۔

"یہاں کسی جگہ کوئی غار ضرور ہوگا' ذرا ٹھہر کر تلاش کرتے ہیں۔"

انہیں اندھیرے کا بھی ڈر نہیں تھا' کیونکہ وہ خلائی مخلوق تھے اور ان کے خلائی سیارے کی مخلوق اندھیرے میں بھی دیکھ لیتی تھی۔

ایسا اتفاق ہوا تھا کہ جس جگہ اشکالی اور خلائی چیف بیٹھے تھے ان سے کچھ دور جو ویران ٹیلہ تھا اس کے اندر غار میں چڑیل بل بتوڑی اور حامون جادوگر نے اپنا خفیہ اڈہ بنا رکھا تھا۔ اس وقت چڑیل بل بتوڑی اور حامون جادوگر سوچ رہے تھے کہ نسطور کا طلسمی لاکٹ کیسے حاصل کیا جائے۔

بل بتوڑی نے کہا۔

"لمبی ناک والے حامون! نسطور تو پچھلے زمانے میں جاچکا ہے۔ سلیمانی لاکٹ وہ اپنے ساتھ ہی لے گیا ہے۔ وہ آئے گا تو ہم کوئی ترکیب نکالیں گے۔"

حامون جادوگر نے روتے ہوئے کہا۔

"اری بل بتوڑی ناساں چوڑی! اگر اس دفعہ سلیمانی لاکٹ نہ ملا تو سامری جادوگر میرا گھان بچہ کو لہو کردے گا۔ وہ ہم دونوں کو پتھر کا الو بنادے گا۔ یہ سامری میرے پیچھے ایسا پڑا ہے کہ مجھے ایک پل چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ کبھی جوتے مارتا ہے' کبھی لپڑوں سے میری پٹائی کرتا ہے۔ کیا کروں' کہاں جاؤں' میں تو سلیمانی لاکٹ گم کرکے بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"حامون! ہوش کر۔ ہمت سے کام لے۔ اس دفعہ نسطور آیا تو ہم سلیمانی لاکٹ چرا کر سامری کو دے دیں گے اور کہیں گے کہ اس کی حفاظت تم خود ہی کرو گم ہوگیا تو ہم ذمے دار نہیں۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"اری بل بتوڑی ناساں چوڑی! سامری جادوگروں، جنوں، بھوتوں، بدروحوں کا سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ اس کے ساتھ ہم اس طرح بات نہیں کر سکتے، وہ ہمیں جلا کر بھسم کر دے گا۔ ہمیں اس کا ہر حکم ماننا پڑتا ہے۔"

بل بتوڑی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر صبر کرو۔ کیوں روتے ہو۔ چلو باہر چل کر کھلی ہوا میں سیر کرتے ہیں۔ پتہ کرتے ہیں شاید نسطور عمران کی کوٹھی میں واپس آگیا ہو۔"

"چلو۔"

حامون جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی غار سے باہر آگئے۔ اس وقت رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ بل بتوڑی نے کہا۔

"اڑ کر چلتے ہیں۔"

حامون جادوگر بولا۔ "ہاں! چلو غائب ہو جاؤ۔"

دونوں غائب ہونے کے بعد فضاء میں بلند ہوئے اور عمران کی کوٹھی

ں طرف پرواز کر گئے۔ خلائی چیف اور اشکالی اس دوران ابھی تک وہیں
ے تھے۔ پھر خلائی چیف اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

"یوں بیٹھے رہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں کوئی خفیہ ٹھکانہ تلاش کرنا
وگا۔ آؤ آگے چلتے ہیں۔"

اشکالی اٹھ کر خلائی چیف کے ساتھ چلنے لگی۔ خلائی چیف بولا۔

"اس وقت ہمارے پاس بلیو سٹار ہوتا تو وہ ہمیں فوراً بتا دیتا کہ زمین
کے اندر غار کہاں پر ہے، مگر افسوس کہ دوسری چیزوں کے ساتھ وہ بھی
مارے راکٹ میں ہی تباہ ہوگیا۔"

اشکالی نے کہا۔

"چیف! ایک بار لیبارٹری تیار ہوگئی تو نیا بلیو سٹار بنالیں گے۔"

اس طرح باتیں کرتے وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچ گئے جس کے اندر
جادوگر حامون اور بل بتوڑی کا غار تھا۔ اگرچہ رات کا اندھیرا گہرا ہوگیا تھا
پھر بھی دونوں خلائی انسانوں کو اندھیرے میں ایک ایک چیز صاف نظر آ رہی
تھی۔ اشکالی کی نظر ایک جھاڑی پر پڑی جس کے پیچھے ایک بڑا سا پتھر اپنی
جگہ سے ہٹا ہوا تھا۔ اس نے خلائی چیف کو وہ پتھر دکھاتے ہوئے کہا۔

"چیف لگتا ہے یہاں کوئی غار ہے۔"

دونوں وہاں رک گئے۔ پتھر ٹیلے کی دیوار کے نیچے تھا، اور اپنی جگہ
سے ہٹا ہوا تھا۔ خلائی چیف نے پتھر کو ذرا اور ہٹایا تو سیڑھیاں نظر آئیں۔
چیف اور اشکالی سیڑھیاں اتر گئے۔ اترتے ہوئے خلائی چیف نے اندر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ ڈال کر پتھر کو دوبارہ اپنی جگہ پر کردیا۔ اصل میں جادوگر حامون اس پتھر کو اپنی جگہ پر رکھنا بھول گیا تھا۔

وہ غار میں آگئے' غار میں انسانوں کی کھوپڑیاں۔ دو الو کے بت' ایک بڑی کڑاہی اور طلسم جادو کا سامان پڑا تھا۔ اشکالی کہنے لگی۔

"باس! اس غار میں کون رہتا ہوگا' یہاں عجیب قسم کی چیزیں پڑی ہیں۔"

خلائی چیف ایک انسانی کھوپڑی کو اٹھاکر غور سے دیکھ رہا تھا کہنے لگا۔

"اشکالی! شاید یہاں کسی زمانے میں لوگ اپنے مردے دفن کرتے ہوں گے۔ اب ان کی ہڈیاں رہ گئی ہیں۔"

"اشکالی غار کا جائزہ لے رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"کافی کشادہ غار ہے چیف! یہ ہماری لیبارٹری کے لئے بڑا ٹھیک رہے گا۔"

"ہاں۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔"

دونوں غار میں چیزوں کو ایک ایک کرکے غور سے دیکھنے لگے۔ اشکالی نے ایک پتھر کے طوطے کو ہاتھ لگایا تو اسے ہلکا سا کرنٹ پڑا۔ اس نے یہ بات خلائی چیف کو بتائی۔ اس نے بھی ہاتھ لگایا تو اسے بھی ہلکا سا کرنٹ پڑا۔ چیف نے کہا۔

"اس میں شاید ایٹمی تابکاری کی لہریں نکل رہی ہیں' مگر ایٹمی تابکاری کی لہریں ہمیں کبھی محسوس نہیں ہوئیں۔"

دوسری طرف اشکالی نے سیاہ منکوں کی ایک مالا دیوار سے اتاری تو اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے مالا خلائی چیف کو دی۔ اسے بھی ہلکا سا جھٹکا لگا۔ خلائی چیف نے منکوں کی مالا دیوار پر اسی طرح لٹکادی اور کہا۔

"میرا خیال ہے کہ دیر تک غار میں رہنے کی وجہ سے ان چیزوں میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہوگئی ہیں اور یہ تبدیلیاں ہمارے بدن پر زیادہ اثر کررہی ہیں۔"

انہیں بالکل خبر نہیں تھی کہ یہ ایک بڑے خطرناک جادوگر اور خونی چڑیل کا غار ہے اور ان لوگوں نے ان چیزوں پر طلسم کررکھا ہے۔ ان کی جگہ اگر کوئی دوسرا ان چیزوں کو ہاتھ لگاتا تو وہ کرنٹ اور جھٹکا کھاکر وہیں جل کر بھسم ہوگیا ہوتا۔ یہ ان دونوں خلائی انسانوں کی خلائی طاقت تھی کہ ان کے جسم پر جادوگر کے طلسم کا بہت ہی معمولی اثر ہوا تھا۔

ادھر جادوگر حامون اور بل بتوڑی عمران کی کوٹھی میں پہنچ چکے تھے اور انہیں پتہ چل گیا تھا کہ نسطور جن زکوٹا اور عمروعیار ابھی تک پچھلے زمانے سے واپس نہیں آئے۔

جادوگر حامون نے کہا۔

"بل بتوڑی! چلو واپس چلتے ہیں۔ ہمارے دشمن ابھی تک واپس نہیں آئے۔"

ابھی اس نے یہ جملہ پورا ہی کیا تھا کہ وہ چونکا۔ کہنے لگا۔

"بل بتوڑی! ہمارے غار میں کوئی داخل ہوگیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی بولی۔

"ہمارے غار میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ وہاں جو کوئی داخل ہوگا ہمارے جادو کی لہریں اسے مار ڈالیں گی۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"چل کر پتہ کرتے ہیں کون داخل ہوا تھا ضرور وہاں اس کی لاش پڑی ہوگی۔"

دونوں فضاء میں بلند ہوکر اڑنے لگے اور تیزی سے اپنے غار کی طرف اڑنے لگے۔ جب وہ غار کے منہ پر اترے تو خلائی چیف نے محسوس کرلیا کہ کوئی غار میں داخل ہونے والا ہے۔ اس نے اشکالی سے کہا۔

"کوئی غار میں آرہا ہے۔ غائب ہوکر دیکھتے ہیں کہ یہ کون ہے اور یہاں کیا کرنے آیا ہے۔"

اشکالی اور خلائی چیف نے اپنا اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اور غائب ہوگئے۔ وہ کسی جادو یا طلسم سے غائب نہیں ہوئے تھے' بلکہ سائنس کے اصول کے مطابق غائب ہوئے تھے۔ ان کے سیارے کی فضا میں جو کیمیکلز زیادہ مقدار میں پائے جاتے تھے وہی کیمیکلز اشکالی اور خلائی چیف کے جسم کے ایٹموں میں بھی موجود تھے۔ ان کے سیارے کی سائنس کے اصولوں کے مطابق وہ اپنے ہاتھ کے ایٹموں کو اپنے سینے کے ایٹموں کے ساتھ ملادیتے تو ان کے بدن کے سارے ایٹم شفاف ہوجاتے تھے۔ اتنے شفاف کہ وہ کسی کو روشنی اور اندھیرے میں بھی نظر نہیں آتے تھے' پھر جب وہ اپنا ہاتھ سینے

سے ہٹادیتے تھے تو دوبارہ نظر آنے لگتے تھے۔ اشکالی اور خلائی چیف کا سیارہ ہمارے نظام شمسی یعنی ہماری گلیکسی سے اربوں نوری سال کے فاصلے پر واقع تھا اور اس کا نام پلوٹونا تھا۔ پلوٹونا سیارے کی مخلوق میں یہ بات پائی جاتی تھی کہ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر غائب ہوجاتے تھے۔

جادوگر حامون اور بل بتوڑی غار میں آگئے۔

جادوگر نے غور سے ایک ایک چیز کو دیکھا۔ کہنے لگا۔

"بل بتوڑی کسی نے ان چیزوں کو چھیڑا ہے۔"

بل بتوڑی نے چیخ کر کہا۔

"لمبی ناک والے حامون! تم کو وہم ہوگیا ہے۔ یہاں کوئی آتا اور ان چیزوں کو ہاتھ لگاتا تو جادو کے اثر سے فوراً جل کر راکھ ہوجاتا۔ دیکھ لو یہاں کسی کی جلی ہوئی لاش نہیں ہے' اس کا مطلب ہے یہاں کوئی نہیں آیا۔"

مگر حامون جادوگر گہری سوچ میں تھا۔ اس کو احساس ہوگیا تھا کہ کوئی باہر کا آدمی غار میں آیا ہے اور یہ شخص اب بھی غار میں موجود ہے۔ اسے اشکالی اور خلائی چیف کی خلائی لہریں اپنے طلسمی جسم سے ٹکراتی صاف محسوس ہورہی تھیں۔ اس نے بل بتوڑی کے کان میں سرگوشی کرکے کہا۔

"بل بتوڑی! کوئی غیبی شخص غار میں اس وقت بھی موجود ہے' بلکہ یہ دو غیبی شخص ہیں۔"

بل بتوڑی نے چونک کر غار میں ادھر ادھر دیکھا اور بولی۔

"مجھے تو یہاں کوئی غیبی شخص نظر نہیں آتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حامون جادوگر نے اپنا سر پیٹ لیا' کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بل بتوڑی اونچا بول کر اس راز کو ظاہر کردے کہ حامون جادوگر کو اشکالی اور خلائی چیف کی موجودگی کا احساس ہوچکا ہے' مگر اب بل بتوڑی نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو سامنے آجاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم دو انسان ہو اور میں یہ بھی سمجھ گیا ہوں کہ تم میرے مقابلے کے جادوگر ہو اور مجھے نقصان پہنچانا نہیں چاہتے ورنہ تم اس وقت تک مجھ پر اور بل بتوڑی پر حملہ کرچکے ہوتے۔"

یہ سن کر اشکالی اور خلائی چیف نے اپنے اپنے سینے پر سے ہاتھ ہٹالئے اور ظاہر ہوگئے۔ اپنے سامنے عام لباس والے مرد اور عورت کو دیکھ کر حامون جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل کو بڑی مایوسی ہوئی ان کا خیال تھا کہ اچانک کوئی لمبے لمبے بالوں اور ڈراؤنی شکل والا جن یا چڑیل سامنے آجائے گی' مگر یہ تو دونوں عام شکل صورت والا ایک نوجوان اور ایک عورت تھی جنہوں نے عام سا لباس پہن رکھا تھا۔

حامون جادوگر کو غصہ آگیا۔ اس نے پوچھا۔

"تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ حامون جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل کا غار ہے؟"

خلائی چیف اور اشکالی بھی سمجھ گئے تھے کہ حامون جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل پر ان دونوں کے لباس اور عام شکل و صورت نے کوئی اثر

نہیں کیا۔ خلائی چیف نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مسکراتا رہا' حامون جادوگر نے قریب ہوکر پوچھا۔

"یہ تم نے غائب ہونے کا طلسمی منتر کہاں سے سیکھ لیا ہے۔ ضرور کسی بے وقوف نے تمہیں یہ منتر بتادیا ہوگا۔ اس کو اتنا بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ دو بے وقوف انسانوں کو منتر بتا رہا ہے۔ ٹھہرو میں ابھی تمہارا منتر چھین لیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر جادوگر حامون نے ایک منتر پڑھ کر اشکالی اور خلائی چیف پر پھونکا۔

"اب تم کبھی غائب نہیں ہوسکو گے۔ میں نے تمہاری طلسمی طاقت چھین لی ہے۔"

خلائی چیف نے اپنے سینے پر اور اشکالی نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور دونوں غائب ہوگئے۔ جادوگر اور چڑیل گھبرا گئے۔

"حامون! یہ تو پھر غائب ہوگئے۔"

اتنے میں اشکالی اور خلائی چیف پھر سے ظاہر ہوگئے۔ خلائی چیف نے ہنس کر کہا۔

"جادوگر دوست! تم نے منتر پڑھنے سے پہلے اتنا بھی نہ سوچا کہ اگر تمہارے جادو کا ہم پر اثر ہونا ہوتا تو جب ہم نے تمہاری چیزوں کو ہاتھ لگایا تھا تو ہم اس وقت جل کر راکھ ہوجاتے۔"

حامون جادوگر نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سچ سچ بتاؤ تم کس ملک کے جادوگر ہو۔ شکل صورت سے تم ہمارے دنیا کے آدمی لگتے ہو۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"ہم نے اگر بتادیا کہ ہم کس ملک سے آئے ہیں تو تم کبھی یقین نہیں کروگے۔"

اصل میں خلائی چیف نے دل میں سوچ لیا تھا کہ یہ جادوگر اس کا بہترین ساتھی بن سکتا ہے۔ خلائی چیف کو دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے ایسے ہی ساتھی کی ضرورت تھی۔ اسی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ اس پر اپنا آپ ظاہر کررہا تھا۔ بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"تو تم کوئی خلائی مخلوق ہو؟"

خلائی چیف ہنس کر بولا۔

"ہاں ہم خلائی مخلوق ہیں اور ہم ایک خلائی سیارے سے آئے ہیں جو تمہاری اس دنیا سے اتنے فاصلے پر ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی زور سے ہنس پڑے۔

"دیکھو بل بتوڑی! یہ خلائی مخلوق ہے۔ بھلا خلائی مخلوق ایسی ہوتی ہے؟"

بل بتوڑی نے کہا۔

"یہ دونوں تو مجھے کسی یتیم خانے سے آئے ہوئے لگتے ہیں۔"

اشکالی نے خلائی چیف کی طرف دیکھا۔ خلائی چیف نے کہا۔

"ہم نے یہ حلیہ تم لوگوں کو دکھانے کے لئے بنایا ہوا ہے۔ اصل میں ہماری شکلیں کچھ اور ہیں۔"

بل بتوڑی نے مذاق کرتے ہوئے کہا۔

"تو دکھادو تمہاری اصلی شکل کیا ہے؟"

خلائی چیف نے اشکالی کو اشارہ کیا۔ دونوں نے ایک ساتھ اپنے جسموں پر ایک خاص جگہ کو دبایا اور دونوں خلائی شکل میں ظاہر ہوگئے۔ اب ان کے جسم نیلے تھے۔ جسم پر چمکیلا لباس تھا جس میں سے خلائی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ ہاتھ پیر نیلے رنگ کے تھے۔ آنکھیں بھی نیلی تھیں۔ آنکھوں میں سے نیلی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ اشکالی کے سر کے بال بھی نیلے رنگ کے تھے۔ جادوگر حامون اور بل بتوڑی انہیں تھوڑا حیران ہوکر دیکھنے لگے۔ حامون جادوگر نے کہا۔

"تمہاری شکل تو ٹھیک ہے خلائی مخلوق ایسی ہے مگر تمہارے اندر خلائی طاقت کونسی ہے؟ یہ بھی بتاؤ۔"

خلائی چیف اور اشکالی فوراً انسانوں ایسی شکل میں واپس آگئے۔ خلائی چیف نے اپنا بازو آگے کرتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم پر تمہارے خطرناک سے خطرناک جادو کا اثر بھی نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم میرے بازو پر بے شک گولی مارو۔ تلوار کا وار کرو۔ میرے بازو پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔"

جادوگر حامون کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں تم پر ایسا منتر پڑھوں گا کہ ابھی کھڑے کھڑے تمہارے جسم میں آگ لگ جائے گی۔"

خلائی چیف نے بازو پیچھے کرلیا اور بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ تم اپنا جادو کا منتر پڑھ کر مجھ پر پھونکو۔"

حامون جادوگر نے منتر پڑھنا شروع کردیا۔ یہ بڑا تیز اور خطرناک منتر تھا۔ حامون جادوگر کے پاس اس سے بڑا اور خطرناک کوئی منتر نہیں تھا۔ اس منتر کو پڑھ کر اگر وہ کسی پتھر پر پھونک مارتا تو اسے بھی آگ لگ جاتی۔ اس نے منتر پڑھ کر خلائی چیف پر پھونکا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اسے کوئی آگ نہ لگی۔ حامون جادوگر نے بل بتوڑی کی طرف دیکھا۔ بل بتوڑی بھی اب حیران ہورہی تھی۔ خلائی چیف نے دوسری دفعہ اپنا بازو آگے کردیا اور کہا۔

"اب میرے بازو پر تلوار یا خنجر کا وار کرو۔"

جادوگر حامون نے ایک طاق میں سے بڑا تیز خنجر نکال لیا۔ خلائی چیف بولا۔

"حامون! اپنی پوری طاقت کے ساتھ خنجر کا وار کرنا میرا لحاظ مت کرنا۔"

جادوگر حامون نے پوری طاقت کے ساتھ خنجر خلائی چیف کے بازو پر مارا۔ خنجر ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ خلائی چیف کے بازو پر ایک معمولی سی خراش بھی نہ آئی۔ حامون جادوگر اور بل بتوڑی تو حیران پریشان ہوکر ر

گئے۔ اشکالی نے کہا۔

"یہی طاقت میرے اندر بھی ہے۔"

جادوگر حامون کہنے لگا۔

"تمہارے نام کیا ہیں؟"

چیف نے کہا۔

"میری ساتھی کا نام اشکالی ہے اور تم مجھے خلائی چیف یا صرف چیف کہہ کر بلاسکتے ہو۔"

"تم لوگ اس دنیا کے سیارے پر کیسے آگئے؟"

بل بتوڑی چڑیل کے اس سوال پر خلائی چیف نے کہا۔

"یہ میں تمہیں پھر کبھی بتاؤں گا۔"

جادوگر حامون نے کہا۔

"مگر تم نے اپنے سارے راز تو ہمیں بتادیئے ہیں۔ یہ راز کیوں نہیں بتاتے ہیں؟"

تب خلائی چیف نے اپنا اصل مقصد بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ ہم تم دونوں کو اپنا دوست اپنا ساتھی بنانا چاہتے ہیں۔"

"وہ کس لئے؟" جادوگر حامون نے پوچھا۔

"وہ اس لئے کہ ہم اس دنیا پر اس زمینی سیارے کو فتح کرکے اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔"

جادوگر حامون یہ سن کر اچھل پڑا۔ بولا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہی تو میں بھی چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ساتھی مل جائے اور ہم ساری دنیا پر قبضہ کرلیں اور سامری کی جادونگری کو بھی فتح کرلیں اور میں سامری کو قید کرکے اس کے تخت پر بیٹھ جاؤں۔"

پھر وہ خلائی چیف کے قریب ہوکر بولا۔

"چیف! کیا میں سامری کو قید کرکے اس کی جادونگری کا بادشاہ بن جاؤں گا؟"

"کیوں نہیں۔" خلائی چیف بولا۔ "اس زمینی سیارے پر اپنا قبضہ جمانے کے بعد ہم تمہارے سامری جادوگر کی دنیا کو بھی آسانی سے فتح کرلیں گے اور تم دونوں کو اس کے تخت پر بادشاہ اور ملکہ بن کر بٹھادیں گے۔"

بل بتوڑی خوشی سے چیخ کر بولی۔

"حامون! میں ملکہ بن جاؤں گی۔"

"اور میں سامری کے تخت پر بیٹھوں گا۔"

جادوگر حامون نے خلائی چیف کا بازو پکڑ کر کہا۔

خلائی چیف نے جادوگر حامون اور بل بتوڑی کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہماری خلائی طاقت بھی دیکھ لی ہے۔ ہم نے بھی تمہاری طلسمی طاقت دیکھ لی ہے۔ ہماری دونوں طاقتیں مل کر کام کرنا شروع کردیں تو ہم اس دنیا پر بڑی آسانی سے قبضہ کرسکتے ہیں۔ ساری دنیا کے خزانے ہمارے ہوں گے' ساری دنیا پر ہماری حکومت ہوگی۔"

جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی بہت خوش تھے۔ وہ سامری کی جادونگری کے بادشاہ بن کر سامری کے تخت پر بیٹھیں گے۔ یہ سوچ کر دونوں خوشی سے نہال ہورہے تھے۔ جادوگر حامون نے کہا۔

"لیکن یہاں کچھ ہمارے دشمن بھی ہیں۔ وہ ہمارے راستے میں ضرور رکاوٹ ڈالیں گے۔ ایک تو نسطور جن ہے' دوسرا زکوٹا جن ہے اور تیسرا عمرو عیار ہے۔ ان کے پاس بھی جناتی طاقت ہے۔ نسطور کے پاس سلیمانی لاکٹ ہے جس کی مدد سے وہ غائب ہوسکتا ہے۔ ہوا میں اڑسکتا ہے' اس پر کسی تیر تلوار اور پستول کی گولی کا اثر نہیں ہوتا۔"

خلائی چیف نے پوچھا۔

"یہ لوگ کہاں رہتے ہیں؟"

بل بتوڑی بولی۔

"یہ لوگ ابھی اس شہر میں نہیں ہیں۔ یہ تین ہزار سال پرانے زمانے میں گئے ہوئے ہیں مگر وہ کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ وہ ہمارے دشمن ہیں اور اس دنیا پر نیکی سچائی اور انصاف قائم رکھنا چاہتے ہیں۔"

خلائی چیف کہنے لگا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم انہیں بڑی جلدی شکست دے دیں گے۔ ہم نسطور سے اس کا لاکٹ اس کی طاقت چھین لیں گے۔ ہم زکوٹا جن کو بھی اپنی خلائی سائنس کی مدد سے قابو کرلیں گے' اور عمرو عیار کو بھی ختم کردیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر حامون اور بل بتوڑی خوشی سے اچھل پڑے۔ حامون بولا۔

"یہی تو ہم بھی چاہتے ہیں۔ نسطور زکوٹا اور عمرو عیار نے ہمارا جینا حرام کر رکھا ہے۔ ان کی وجہ سے سامری ہمیشہ میری پٹائی کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے سامری نے مجھے جلاوطن کر دیا ہوا ہے۔"

اشکالی نے اسے تسلی دی اور کہا۔

"فکر کیوں کرتے ہو۔ اب ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اب تمہیں یہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

جادوگر حامون نے کہا۔

"خلائی چیف صاحب! میرا خیال ہے ہمیں دنیا پر قبضہ کرنے کا کام شروع کر دینا چاہئے۔"

خلائی چیف بولا۔

"ہم نے سارا پروگرام طے کر رکھا ہے۔ اس پروگرام پر منصوبے کے مطابق عمل کریں گے۔ ابھی ہم تمہارے اس غار کو اپنی خلائی لیبارٹری بنائیں گے اور یہاں ایسے خلائی ہتھیار بنائیں گے جن کی مدد سے ہم دنیا کی مخلوق کو ایک ایک کر کے ختم کرنا شروع کر دیں گے۔"

جادوگر حامون نے کہا۔

"میرا غار حاضر ہے جناب عالی۔"

اشکالی اور خلائی چیف نے غار کا جائزہ لیا۔ پھر اشکالی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہمیں سب سے پہلے شہر کے سب سے بڑے بنک پر حملہ کر کے وہاں جتنا سونا چاندی ہے وہ اپنے قبضے میں کرنا ہوگا۔ ہمیں کرنسی نوٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس ملک کا سارا سونا اپنے قبضے میں کریں گے۔"

جادوگر حامون بولا۔

"بالکل ٹھیک ہے سر! میں آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے پتہ ہے شہر کا سب سے بڑا بنک کس جگہ پر ہے۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم کل صبح بنک پر ڈاکہ مارنے جائیں گے۔ ابھی تم لوگ آرام کرو۔"

ادھر جادوگر حامون اور بل بتوڑی، خلائی چیف اور اشکالی کے ساتھ مل کر دنیا پر قبضہ کرنے کا ناپاک اور شیطانی منصوبہ بنا رہے تھے اور دوسری طرف تین ہزار سال پرانے زمانے میں نسطور، زکوٹا، عمرو عیار اور کامنی ناگن ایک قافلے کے ساتھ بابل شہر کی طرف سفر کر رہے تھے۔ انہیں کسی ایسے طلسم کی تلاش تھی جو انہیں تین ہزار سال پرانے زمانے سے نکال کر واپس ۱۹۹۴ء کے لاہور شہر میں پہنچا دے۔

قافلہ چار دن تک صحرا میں سفر کرتا آخر بابل شہر میں پہنچ گیا۔ اس شہر پر بادشاہ حمورابی کی حکومت تھی۔ لوگ بت پرست تھے۔ یہ اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے کا تاریک زمانہ تھا۔

قافلہ دن کے وقت بابل شہر کی ایک سرائے میں پہنچا تھا۔ زکوٹا،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور، عمرو عیار اور کامئی ناگن وہیں سرائے کی ایک کوٹھڑی میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے کہ بابل میں کونسا ایسا زبردست جادوگر ہو سکتا ہے، جو انہیں تین ہزار سال آگے کے ماڈرن زمانے میں پہنچا دے۔ انہوں نے شہر میں جادوگروں کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ انہیں پتہ چلا کہ جہاں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان مندروں کے جو پجاری یا پروہت ہوتے ہیں، وہ طلسم اور جادوگر جانتے ہیں۔

نسطور کہنے لگا۔

"میں شہر کے سب سے بڑے مندر میں جا کر کسی جادوگر کا پتہ کرتا ہوں۔"

عمرو بولا۔

"الٹا وہ جادوگر تم پر طلسم کر کے تمہیں اپنی قید میں نہ ڈال دے۔"

کامئی نے کہا۔

"ہاں نسطور بھائی۔ یہ خطرہ موجود ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ جادوگر کا پتہ میں معلوم کر کے آتا ہوں۔ بس اب کوئی آگے سے نہ بولے۔ میں رات ہوتے ہی شہر کے بڑے مندر کی طرف نکل جاؤں گا۔"

سب زکوٹا کے آگے چپ ہو گئے۔ جب رات ہوئی تو زکوٹا غائب ہو کر بابل شہر کے سب سے بڑے مندر میں آ گیا۔ یہاں ایک بھینسے کے بت کی

پوجا ہوتی تھی۔ زکوٹا غیبی حالت میں مندر میں ادھر ادھر پھرتا رہا۔ وہاں کئی پجاری پھر رہے تھے۔ زکوٹا کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان میں سب سے بڑا جادوگر پجاری یا پروہت کون ہے۔ وہ مندر کے پیچھے آ گیا۔ یہاں اندھیرا تھا۔ وہ مندر کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا آگے بڑھا تو اس کا سر درخت پر لٹکی ہوئی کسی چیز سے ٹکرایا۔ زکوٹا نے اوپر منہ اٹھا کر دیکھا کہ ایک انسانی لاش کا پنجر درخت کی شاخ سے لٹک رہا تھا۔ یہ پنجر اس سے ٹکرا گیا تھا۔ زکوٹا سے ٹکراتے ہی انسانی پنجر میں جیسے جان پڑ گئی۔ پنجر درخت سے ٹوٹ کر زکوٹا کے اوپر گرا اور اس نے اپنے بازوؤں کی ہڈیوں سے زکوٹا کی گردن کو دبوچ لیا۔ زکوٹا نے زیبی نوف کا نعرہ لگانا چاہا مگر اس کی آواز بند ہو گئی تھی۔ پھر اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئیں۔ انسانی لاش کے پنجر نے بے ہوش زکوٹا کو اپنے بازوؤں پر اٹھایا اور آہستہ آہستہ چلتا مندر کی دیوار کے ساتھ اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 8 مصنف: اے حمید

ماتا ناگنی کے زہریلے سانپ

☆ کھوپڑی والے جالوت آقا سے ملئے....

☆ ماتا ناگنی کون تھی؟

☆ ایک پراسرار پجاری....

☆ وہ لمحہ جب زکوٹا کو پتھر کا بنا کر جھیل میں ڈبو دیا گیا۔

☆ زکوٹا پر کیا گزری.... آپ حیرت کے سمندر میں غوطے کھائیں گے۔

☆ وہ پراسرار عورت کون تھی.... جو پتھر کے سانپ کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔

☆ قبرستان میں جب ڈراؤنی آوازیں گونجنے لگیں....

☆ آوازوں کا راز کیا تھا۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" سیریز نمبر 8 پڑھیں۔
ایک پراسرار اور خوفناک کہانی... لیکن مزے دار بھی.... آپ دنگ رہ جائیں گے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب۔ قیمت صرف -/15 روپے

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 9 مصنف: اے حمید

بل بتوڑی اور سرکٹا انسان

☆ بدروحوں کی ملکہ سے ملئے.....

☆ زکوٹا اور کامنی ناگن کو کالی پہاڑی والے مردوں کے کنوئیں میں قید کردیا گیا۔

☆ ایک ہزار سالہ مردہ کون تھا..... جو ان کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

☆ اگنی دیوتا کی نرتکی.... وہ کامنی ناگن سے کیا کام لینا چاہتی تھی۔

☆ ہامون جادوگر نے ایک قبر کے ساتھ اپنا کان لگایا..... تو...؟

☆ قبر کا زندہ مردہ کون تھا۔؟

☆ ہامون جادوگر سرکٹے انسان سے کیا کام لینا چاہتا تھا۔

☆ نسطور اور زکوٹا کے کٹے ہوئے سر سانپوں کے غار میں چبوترے پر پڑے تھے۔

☆ کیا نسطور اور زکوٹا دوبارہ زندہ ہوسکے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 9 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

20 دسمبر کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف 15/ روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 10 مصنف: اے حمید

نسطور جن اور بولتی کھوپڑی

☆ خونی کھنڈر کے تہہ خانے میں جلتا چراغ.... تہہ خانے میں انسانی کھوپڑیاں کس کی تھیں۔

☆ سمندری عفریت.... جس کے چہرے پر جھاڑیاں اگی تھیں۔

☆ دلدل والی بوڑھی عورت سے ملئے.... نسطور اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

☆ جنگل کی دیوی.... زکوٹا کی بہن۔

☆ ایک زندہ لڑکی جو کھوپڑی میں قید تھی۔

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر..... سبز پوش بزرگ کی خانقاہ پر.... جب وہ خانقاہ سے باہر نکلے تو ان کی دنیا بدل چکی تھی۔

☆ وہ لمحہ جب ریلوے اسٹیشن کے پل کے نیچے بم لگایا جانا تھا....

☆ کیا انڈین تخریب کار اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 10 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہا لے جائے گی۔
20 دسمبر کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف ر 15 روپے